



رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

اردو

أردو

حصن المسلم

حصن المسلم کتاب وسنت کے منتخب اذکار



اللہ تعالیٰ کا محتاج بندہ
ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی

حِصْنُ الْمُسْلِمِ

حِصْنُ الْمُسْلِمِ
کتاب وسنت کے منتخب اذکار

د. سَعِيدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ وَهْفِ الْقَحْطَانِيِّ

ڈاکٹر سعید بن علی بن وهف القحطانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، ہم اپنے نفسوں اور بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ڈھیروں درود و سلام نازل فرمائے آپ پر، آپ کے اہل خانہ اور اولاد پر، آپ کے اصحاب پر اور قیامت تک بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر۔ اما بعد:

یہ مختصر کتاب میری ایک دوسری کتاب ”الدُّكْرُ وَالِدُعَاءُ وَالْعِلَاجُ بِالرُّقَى مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ“^(۱) کی تلخیص ہے جس کے اندر میں نے صرف ذکر اور دعا کی

(۱) مذکورہ اصل کتاب اس میں درج احادیث کی تفصیلی تخریج کے ساتھ الحمد للہ چار جلدوں میں چھپ چکی ہے، حسن المسلم (اذکار) پہلی اور دوسری جلد میں ہے۔

قسم کو مختصرًا پیش کیا ہے تاکہ اسے سفر میں ساتھ رکھنا آسان ہو۔

اس کتاب میں میں نے ذکر اور دعا کے متن پر اکتفا کیا ہے اور اصل کتاب میں موجود حوالہ جات میں سے صرف ایک یا دو حوالوں کو ذکر کیا ہے، جسے صحابی (راوی) کا نام جاننے یا مزید تخریج کی ضرورت ہو وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کر لے۔ میں اللہ عز و جل کے اسماء حسنی اور صفات علیا کے واسطے سے اس سے دعا گو ہوں کہ وہ اس عمل کو اپنے شرف و عزت والے چہرہ کے لیے خالص بنائے، اس سے مجھے میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچائے، اور جو بھی اس کتاب کو پڑھے یا شائع کرے یا اس کی اشاعت کا ذریعہ بنے اسے اس کے لیے فائدہ مند بنائے، بے شک اللہ سبحانہ ہی اس کا مالک اور اس پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل فرمائے ہمارے نبی محمد ﷺ پر، آپ کے اہل خانہ اور اولاد پر، آپ کے صحابہ پر اور قیامت تک بھلائی کے ساتھ آپ کے صحابہ کی پیروی کرنے والوں پر۔

مؤلف

تحریر کردہ: ماہ صفر ۱۴۰۹ھ

ذکر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ (۱۵۲)

”تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔“ (۱)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا أَذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ (۱۶۱)

”اے ایمان والو! تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔“ (۲)

﴿...وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾

”... اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔“ (۳)

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْعُدُوِّ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾ (۲۰۵)

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۵۲۔

(۲) سورۃ الاحزاب، آیت: ۴۱۔

(۳) سورۃ الاحزاب، آیت: ۳۵۔

”اور (اے نبی!) اپنے رب کو صبح و شام اپنے دل میں یاد کیجیے، عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے، پست اور ہلکی آواز سے، اور آپ غافلوں میں (شامل) نہ ہوں۔“ (۱)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور (اس کی) جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ شخص۔“ (۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے سب اعمال سے بہتر ہے اور تمہارے بادشاہ کے ہاں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے لیے سونا اور چاندی صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمہارا مقابلہ تمہارے دشمن کے ساتھ ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! (ایسا عمل تو

(۱) سورۃ الاعراف، آیت: ۲۰۵۔

(۲) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/۲۰۸، حدیث: ۶۳۰۷، صحیح مسلم: ۱/۵۳۹، حدیث: ۷۷۹ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ وارد ہے: ”اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔“

ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا: ”(وہ ہے) اللہ تعالیٰ کا ذکر۔“^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس یقین کے مطابق ہوں جو وہ میری بابت رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی محفل میں یاد کرتا ہوں جو اس کی محفل سے زیادہ بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں اس کے دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر قریب آتا ہوں اور اگر وہ چلتا ہو میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کے پاس آتا ہوں۔“^(۲)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کے احکام و قوانین تو میرے لیے بہت ہیں، کچھ تھوڑی سی

(۱) جامع ترمذی: ۵/۴۵۹، حدیث: ۳۳۷۷، سنن ابن ماجہ: ۲/۱۲۲، حدیث: ۳۷۹۰، نیز دیکھیے:

صحیح سنن ابن ماجہ: ۲/۳۱۶، اور صحیح جامع ترمذی: ۳/۱۳۹۔

(۲) صحیح بخاری: ۸/۱۷۱، حدیث: ۷۴۰۵، صحیح مسلم: ۴/۲۰۶۱، حدیث: ۲۶۷۵، مذکورہ الفاظ

بخاری کے ہیں۔

چیزیں مجھے بتا دیجئے جن پر میں (مضبوطی) سے جمار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔“^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی کتاب (قرآن) سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی (کا اجر) اس جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے، میں نہیں کہتا کہ آتم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔“^(۲)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر تشریف لائے۔ ہم صفہ (چبوترے) پر موجود تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز صبح بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے بڑے بڑے کوہانوں والی دواونٹیاں لے آئے، اس کے لیے نہ وہ کسی جرم کا ارتکاب کرے اور نہ قطع رحمی کرے؟“

(۱) جامع ترمذی: ۵/۴۵۸، حدیث: ۳۳۷۵، سنن ابن ماجہ: ۲/۱۲۴۶، حدیث: ۳۷۹۳، امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی: ۳/۱۳۹، اور صحیح سنن ابن ماجہ: ۲/۳۱۷ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) جامع ترمذی: ۵/۷۵، حدیث: ۲۹۱۰، امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی: ۳/۹، اور صحیح الجامع الصغیر: ۵/۳۴۰ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم (سب ہی) یہ پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص صبح سویرے مسجد کی طرف نہیں جاتا کہ وہ اللہ عز و جل کی کتاب کی دو آیتیں سیکھ لے یا پڑھ لے، یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین (آیتیں) اس کے لیے تین (اونٹنیوں) سے بہتر ہیں اور چار (آیتیں) اس کے لیے چار (اونٹنیوں) سے بہتر ہیں اور (جتنی بھی آیتیں ہوں) اپنی تعداد کے اونٹوں سے (بہتر ہیں)۔“^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (نشست) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث نقصان ہوگی اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (لیٹنا) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث نقصان ہوگا۔“^(۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ جب کسی ایسی محفل میں بیٹھیں جس میں وہ نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ (محفل) ان کے لیے باعث نقصان ہوگی، پھر اگر (اللہ تعالیٰ) چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر

(۱) صحیح مسلم: ۱/۵۵۳، حدیث نمبر: ۸۰۳

(۲) سنن ابوداؤد: ۲/۲۶۲، حدیث: ۴۸۵۶، وغیرہ، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۵/۳۴۲۔

چاہے تو انھیں معاف کر دے۔“ (۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ مردہ گدھے کی بدبودار لاش جیسی چیز سے اٹھتے ہیں اور (یہ عمل) ان کے لیے حسرت کا باعث ہو گا۔“ (۲)

۱۔ نیند سے بیدار ہونے کے اذکار

«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»۔ ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“ (۳)

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي»، ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے

(۱) جامع ترمذی: ۵/۴۶۱، حدیث: ۳۳۸۰، اور دیکھیے: صحیح ترمذی، ۳/۱۴۰۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۴/۲۶۴، حدیث: ۴۸۵۵، مسند احمد: ۲/۳۸۹، حدیث: ۱۰۶۸۰، اور دیکھیے:

صحیح الجامع: ۵/۱۷۶۔

(۳) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/۱۱۳، حدیث: ۶۳۱۴، صحیح مسلم: ۴/۲۰۸۳، حدیث: ۲۷۱۱۔

اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے، اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور (برائی سے بچنے کی) ہمت ہے نہ (نیکی کرنے کی) طاقت مگر بلندی اور عظمت والے اللہ ہی کی توفیق سے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“^(۱)

«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ»۔
 ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے جسمانی عافیت دی اور مجھ پر میری روح لوٹا دی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی۔“^(۲)

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَطْلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

(۱) جو شخص یہ کلمات کہے اسے بخش دیا جاتا ہے، اگر کوئی دعا کرے تو وہ قبول ہوتی ہے، پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔ صحیح بخاری مع فتح الباری ۳/۳۹، حدیث: ۱۱۵۴، وغیرہ، الفاظ ابن ماجہ کے ہیں، دیکھئے: صحیح ابن ماجہ، ۲/۳۳۵۔

(۲) جامع ترمذی: ۵/۴۷۳، حدیث: ۳۴۰۱، اور دیکھئے: صحیح ترمذی: ۳/۱۴۴۔

أَخْزَيْتَهُ^{١٩٢} وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا إِنَّنا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ ءَامِنُوا بِرَبِّكُمْ فَءَامَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٤﴾ رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿١٩٥﴾ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَمِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنشُرَ
بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُودُوا
فِي سَبِيلِي وَقَتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ
حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٦﴾ لَا يَغُرَّتْكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٧﴾
مَتَّعُ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٨﴾ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ
عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ﴿١٩٩﴾ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَشِعِينَ لِلَّهِ لَا
يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ
اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٠﴾ يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا أَصْبِرُوا وَصَابِرُوا
وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠١﴾

”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں (ان لوگوں کے لیے) عظیم نشانیاں ہیں جو صاحب عقل و دانش ہیں۔ وہ لوگ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے اس (سب کچھ) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے، پس تو ہمیں عذابِ دوزخ سے بچانا۔ اے ہمارے پروردگار! بے شک جسے تو دوزخ میں ڈال دے، اسے یقیناً تو نے رسوا کر دیا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک منادی کو ایمان کا اعلان کرتے ہوئے سنا کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس تو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہم سے ہماری سب برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ موت دے۔ یا رب! ہمیں وہ کچھ عنایت فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے سے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

پس ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے

کے ہم جنس ہو، لہذا جنھوں نے ہجرت کی اور جنھیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اور انھیں میری راہ میں تکلیف دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کر دیے گئے تو میں ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور یقیناً انھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، (یہ سب کچھ) اللہ کی طرف سے صلے کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین صلہ ہے۔ تمہیں کافروں کا شہروں میں گھومنا پھرنا ہر گز دھوکا نہ دے۔ یہ فائدہ تو معمولی ہے، اس کے بعد ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ تاہم جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ سب کچھ) اللہ کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ نیکیوں کے لیے بہت بہتر ہے۔ اور یقیناً کچھ اہل کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر اور جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا، اس پر ایمان لاتے ہیں، وہ اللہ کے سامنے جھکنے والے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو معمولی قیمت کے عوض نہیں بیچتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو! صبر کرو، (مقابلے کے وقت) ثابت قدم رہو اور مورچہ بند

ہو کر تیار رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

[سورۃ آل عمران: ۱۹۰-۲۰۰] ^(۱)۔

۲۔ لباس پہننے کی دعا

«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا (الثَّوْبَ) وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ...»۔ ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔“ ^(۲)

۳۔ نیا لباس پہننے کی دعا

«اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ»۔ ”اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تجھی نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھی سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۸/۳۳۷، حدیث: ۴۵۶۹، اور صحیح مسلم: ۱/۵۳۰، حدیث: ۲۵۶۔

(۲) نسائی کے علاوہ تمام اصحاب سنن نے اس کو روایت کیا ہے: سنن ابو داود، حدیث: ۴۰۲۳،

جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۵۸، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۲۸۵، اور إرواء الغلیل: ۷/۷۴ میں

امام البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ہے۔“ (۱)

۴۔ نیا لباس پہننے والے کے لیے دعا

«تُبِّي وَيُخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى». ”تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ (تمہیں) اس کے عوض اور دے۔“ (۲)

«الْبَسَ جَدِيدًا، وَعَاشَ حَمِيدًا، وَمُتَّ شَهِيدًا». ”نیا لباس پہنو اور قابلِ تعریف زندگی بسر کرو اور تم شہید بن کر فوت ہو۔“ (۳)

۵۔ لباس اتارتے وقت کیا پڑھے؟

«بِسْمِ اللَّهِ». ”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔“ (۴)

(۱) سنن ابوداؤد، حدیث: ۴۰۲۰، جامع ترمذی: حدیث: ۱۷۶۷، بغوی: ۱۲/۴۰، اور دیکھیے: مختصر شتائل ترمذی از البانی، ص ۴۷۔

(۲) سنن ابوداؤد ۴/۴۱، حدیث: ۴۰۲۰، اور دیکھیے: صحیح ابی داؤد: ۲/۷۰۔

(۳) سنن ابن ماجہ: ۲/۱۱۷۸، حدیث: ۳۵۵۸، بغوی: ۱۲/۴۱، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/۲۷۵۔

(۴) جامع ترمذی: ۲/۵۰۵، حدیث: ۶۰۶، وغیرہ، دیکھیے: إرواء الغلیل، حدیث: ۵۰، اور صحیح الجامع: ۳/۲۰۳۔

۶۔ بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

«بِسْمِ اللَّهِ [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ]». [اللہ کے نام کے ساتھ] اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیث جنوں اور جتنیوں سے۔^(۱)

۷۔ بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

«غُفْرَانِكَ». (اے اللہ! میں) تیری بخشش (چاہتا ہوں)۔^(۲)

۸۔ وضو سے پہلے کا ذکر

«بِسْمِ اللَّهِ». [اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔]^(۳)

۹۔ وضو کے بعد کا ذکر

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

(۱) صحیح بخاری: ۱/۴۵، حدیث: ۱۴۲، صحیح مسلم: ۱/۲۸۳، حدیث: ۳۷۵، اس دعا کے شروع

میں: (بسم اللہ) کا اضافہ سعید بن منصور نے روایت کیا ہے، دیکھیے: فتح الباری: ۱/۲۴۴۔

(۲) نسائی کے علاوہ تمام اصحاب سنن نے اس کو روایت کیا ہے، اور نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ میں

اس کو روایت کیا ہے، حدیث: ۷۹، سنن ابوداؤد، حدیث: ۳۰، جامع ترمذی، حدیث: ۷، سنن

ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۰، اور البانی نے صحیح سنن ابوداؤد: ۱/۱۹ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳) سنن ابوداؤد، حدیث: ۱۰۱، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۹۷، مسند احمد، حدیث: ۹۴۱۸، اور

دیکھیے: ارواء الغلیل ۱/۱۲۲۔

وَرَسُولُهُ...۔ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ (۱)

«اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ»۔ ”اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے بہت پاک صاف رہنے والوں میں سے کر دے۔“ (۲)

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»۔ ”پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“ (۳)

۱۰۔ گھر سے نکلنے کا ذکر

«بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»۔ ”(میں اس گھر

(۱) صحیح مسلم: ۲۰۹/۱، حدیث نمبر: ۲۳۴

(۲) جامع ترمذی: ۷۸/۱، حدیث: ۵۵، اور دیکھیے: صحیح ترمذی، ۱/۱۸۔

(۳) نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ص ۱۷۳، دیکھیں: ارواء الغلیل: ۱/۱۳۵، ۳/۹۴۔

سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں)، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔“ (۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أَضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أُزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ»۔ ”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، یا میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔“ (۲)

۱۱۔ گھر میں داخل ہوتے وقت کا ذکر

«بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللَّهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا»۔ ”اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور

(۱) سنن ابوداؤد: ۴/۳۲۵، حدیث: ۵۰۹۵، جامع ترمذی: ۵/۴۹۰، حدیث: ۳۴۲۶، اور دیکھیے:

صحیح ترمذی: ۳/۱۵۱۔

(۲) سنن ابوداؤد، حدیث: ۵۰۹۴، جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۲۷، سنن نسائی، حدیث: ۵۵۰۱، سنن

ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۸۴، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۵۲، صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۳۶۔

اپنے رب ہی پر ہم نے توکل کیا“، پھر اپنے اہل خانہ کو سلام کرے۔^(۱)

۱۲۔ مسجد کی طرف جانے کی دعا

«اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي فَوْقِي نُورًا، وَفِي تَحْتِي نُورًا، وَفِي يَمِينِي نُورًا، وَفِي شِمَالِي نُورًا، وَفِي أَمَامِي نُورًا، وَفِي خَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظَمْ لِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْنِي نُورًا، اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي عَصِي نُورًا، وَفِي لَحْيِي نُورًا، وَفِي دَمِي نُورًا، وَفِي شَعْرِي نُورًا، وَفِي بَشْرِي نُورًا»۔ ”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرمادے اور میری زبان میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور اور میری نگاہ میں بھی نور، میرے اوپر بھی نور اور میرے نیچے بھی نور، میرے دائیں بھی نور اور میرے بائیں بھی نور، میرے سامنے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور، اور میرے نفس میں بھی نور پیدا فرمادے اور میرے نور کو خوب زیادہ کر، مجھے بہت زیادہ نور عطا کر اور

(۱) سنن ابوداؤد: ۴/۳۲۵، حدیث: ۵۰۹۶، علامہ ابن باز نے تحفۃ الأخیار ص ۲۸ میں اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے، اور صحیح مسلم میں ہے: (جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے: تمہارے لیے یہاں رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔)، صحیح مسلم، حدیث: ۲۰۱۸۔

میرے لیے (ہر طرف) نور کر دے اور مجھے نور بنادے، اے اللہ! مجھے نور عطا کر اور میرے پٹھوں میں نور کر دے اور میرے گوشت میں بھی اور میرے خون میں بھی اور میرے بالوں میں بھی اور میری جلد میں بھی نور کر دے۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَبْرِي... وَنُورًا فِي عِظَامِي» «وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا» «وَهَبْ لِي نُورًا عَلَى نُورٍ»۔ ”اے اللہ! میرے لیے میری قبر میں نور کر دے... اور میری ہڈیوں میں بھی۔“^(۲) ”اور مجھے اور نور عطا کر، میرے نور میں زیادتی عطا فرما، مجھ کو زیادہ سے زیادہ نور عطا فرما۔“^(۳) ”اور مجھے نور پر نور عطا فرما۔“^(۴)

(۱) دیکھیے یہ تمام الفاظ صحیح بخاری میں: ۱۱/۱۱۶، حدیث: ۶۳۱۶، اور صحیح مسلم میں: ۱/۵۲۶، ۵۲۹، ۵۳۰، حدیث: ۶۳۔

(۲) سنن ترمذی، ۵/۴۸۳، حدیث نمبر: ۳۴۱۹

(۳) بخاری نے اسے الآداب المفرد میں روایت کیا ہے، حدیث: ۶۹۵، ص ۲۵۸ اور البانی نے صحیح الآداب المفرد میں اس کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۳۶۔

(۴) اسے ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر فرمایا اور اسے ابن ابی عاصم کی طرف منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسے کتاب الدعاء میں ذکر فرمایا ہے۔ دیکھیے فتح الباری: ۱۱/۱۱۸، اور فرمایا: مختلف

۱۳۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا

(پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں) ^(۱) اور کہیں: «أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» ”میں عظمت والے اللہ کی، اس کے عزت و شرف والے چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے“ ^(۲)

«بِسْمِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةُ» «وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ» ”اللہ کے نام کے ساتھ، اور درود“ ^(۳) اور سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر۔“ ^(۴)

روایات سے پچیس خصلتیں جمع ہو گئی ہیں۔

(۱) ایسا اس لئے کیا جائے گا کیوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہونے لگو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو اور باہر نکلنے لگو تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھو۔“ متدرک حاکم: ۱/۲۱۸، حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، بیہقی نے بھی (۲/۴۴۲) اسے روایت کیا ہے، اور البانی نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحة میں اس کو حسن قرار دیا ہے: ۵/۶۲۴، حدیث: ۲۴۷۸۔

(۲) سنن ابوداؤد، حدیث: ۴۶۶، اور دیکھیے: صحیح الجامع، حدیث: ۴۵۹۱۔

(۳) ابن السنی، حدیث: ۸۸، اور البانی نے الثمر المستطاب میں اس کو حسن قرار دیا ہے، ص ۶۰۷۔

(۴) سنن ابوداؤد: ۱/۱۲۶، حدیث: ۴۶۵، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۱/۵۲۸۔

«اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ». ”اے اللہ، میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“^(۱)

۱۴۔ مسجد سے نکلنے کی دعا

"پہلے اپنا بایاں پاؤں باہر رکھے"^(۲) اور یہ دعا پڑھے: «بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ».

"شروع اللہ کے نام سے اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ۔"^(۳)

(۱) صحیح مسلم: ۱/۴۹۴، حدیث: ۷۱۳، سنن ابن ماجہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا مروی ہے: ”اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ البانی نے اس کے شواہد کی وجہ سے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے: صحیح ابن ماجہ ۱/۱۲۸-۱۲۹

(۲) مستدرک حاکم: ۱/۲۱۸، سنن بیہقی: ۲/۴۴۲، اور البانی نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ میں اس کو حسن قرار دیا ہے: ۵/۶۲۴، حدیث: ۸۷۸۲۔ اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

(۳) اس حدیث کی روایات کی تخریج کو مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے تحت ملاحظہ فرمائیں، اور ”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا کے رکھ۔“ کا اضافہ سنن ابن ماجہ میں ہے، دیکھیے: صحیح سنن ابن ماجہ، ۱/۱۲۹۔

۱۵۔ اذان کے اذکار

اذان سن کر وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہتا ہے۔ البتہ (حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ) ”آؤ! نماز کی طرف آؤ! آؤ! کامیابی کی طرف“ کے جواب میں کہے: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». «اللہ کے بغیر نہ کوئی (نیک کام کرنے کی) طاقت ہے اور نہ کسی (برائی سے بچنے کی) قوت۔»^(۱)

(شہادتین کے جواب میں) کہے: «وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا» ”اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے پر، محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا۔“^(۲)

(یہ دعا مؤذن کے شہادتین کہنے کے بعد پڑھے۔)^(۳)

(۱) صحیح بخاری: ۱/۱۵۲، حدیث: ۶۱۱، حدیث: ۶۱۳، صحیح مسلم: ۱/۲۸۸، حدیث: ۳۸۳۔

(۲) صحیح مسلم، ۱/۲۹۰، حدیث نمبر: ۳۸۶۔

(۳) صحیح ابن خزیمہ: ۱/۲۲۰۔

مؤذن کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے۔^(۱)

یہ دعا پڑھے: «اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الثَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ، [إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ]». ”اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب، تو محمد ﷺ کو خاص تقرب اور خاص فضیلت عطا کر اور انھیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“^(۲)

(اذان اور اقامت کے درمیان اپنے لیے دعا کرے کیوں کہ اس وقت دعا رد نہیں ہوتی۔)^(۳)

۱۶۔ استفتاح (نماز شروع کرنے) کی دعا

«اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ،

(۱) صحیح مسلم، ۱/۲۸۸، حدیث نمبر: ۳۸۴۔

(۲) صحیح بخاری: ۱/۱۵۲، حدیث: ۶۱۴، تو سین کے درمیان جو الفاظ ہیں وہ بیہقی: ۱/۴۱۰ کے ہیں۔

اس کی سند کو ابن باز رحمہ اللہ نے تحفۃ الأخیار ص ۳۸ میں حسن قرار دیا ہے۔

(۳) جامع ترمذی، حدیث: ۳۵۹۴، حدیث: ۳۵۹۵، سنن ابو داود، حدیث: ۵۲۵، مسند احمد،

حدیث: ۱۲۲۰۰، اور دیکھیے: ارواء الغلیل، ۱/۲۶۲۔

اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ، بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرْدِ۔ ”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے میرے گناہ برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔“ (۱)

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ»۔ ”اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔“ (۲)

«وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَحَيَاتِي، وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا

(۱) صحیح بخاری: ۱/۱۸۱، حدیث: ۷۴۴، صحیح مسلم: ۴۱۹/۱، حدیث: ۵۹۸۔

(۲) صحیح مسلم، حدیث: ۳۹۹، اصحاب سنن اربعہ: سنن ابو داود، حدیث: ۷۷۵، جامع ترمذی،

حدیث: ۲۴۳، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۸۰۶، سنن نسائی، حدیث: ۸۹۹، دیکھیے: صحیح ترمذی:

۷۷/۱، اور صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۳۵۔

شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»۔ ”میں نے یکسو ہو

کر اپنا چہرہ اس ہستی کی طرف پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہوا ہے اور میں اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، لہذا تو میرے سب گناہ معاف فرمادے، تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما، تیرے سوا کوئی بھی بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا اور مجھ سے سارے برے اخلاق ہٹا دے، تیرے سوا کوئی بھی مجھ سے برے اخلاق نہیں ہٹا سکتا، میں حاضر اور

تابع فرمان ہوں، تمام تر بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہو سکتی، میری توفیق تیری ہی وجہ سے ہے، التجا بھی تیری طرف ہے، تو بہت بابرکت اور بڑا بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“ (۱)

«اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ»۔ ”اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے تھے۔ مجھے اپنے حکم کے ساتھ حق کی باتوں میں ہدایت دے جن میں اختلاف ہو گیا ہے، یقیناً تو ہی جسے چاہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔“ (۲)

«اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا» اللہ

(۱) صحیح مسلم: ۱/۵۳۲، حدیث: ۷۷۱۔

(۲) صحیح مسلم: ۱/۵۳۲، حدیث: ۷۷۰۔

سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ۔ اور میں صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔“

تین مرتبہ «أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ: مِنْ نَفْسِهِ، وَنَفْسِهِ، وَهَمْزِهِ»۔ «میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے: اس کے تکبر سے، اس کی پھونک سے، اور اس کے وسوسے سے»^(۱)۔

«اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، [وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ] [وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ] [وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ] [وَلَكَ

(۱) سنن ابوداؤد: ۱/۲۰۳، حدیث: ۷۶۴، سنن ابن ماجہ: ۱/۲۶۵، حدیث: ۸۰۷، مسند احمد: ۴/۸۵، حدیث: ۱۶۷۳۹، اور شعیب الارناؤوط نے مسند احمد کی تحقیق میں اسے ”حسن بغیرہ“ کہا ہے، اور عبد القادر الارناؤوط نے امام ابن تیمیہ کی کتاب الکلم الطیب کی تخریج میں کہا: ”یہ حدیث شواہد کی بنیاد پر صحیح ہے“ حدیث: ۷۸، البانی نے صحیح الکلم الطیب میں اسے ذکر کیا ہے۔ حدیث: ۶۲، اور مسلم نے اسی طرح کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اس سے متعلق ایک قصہ ہے۔ ۱/۴۲۰، حدیث: ۶۰۱۔

الْحَمْدُ] [أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالتَّارُ حَقٌّ، وَالتَّيْبُونُ حَقٌّ، وَمَحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ] [اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ. فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ] [وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي] [أَنْتَ الْمُقَدَّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] [أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] [وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ]». اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے^(۱)، تو نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور (ان چیزوں کا) جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو منتظم ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ بھی ان میں ہے اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو ہی رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان میں موجود چیزوں کا اور تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے۔ تیرے لیے بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو ان میں ہے اور تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمین کا اور تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے، تیری بات حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، آگ حق ہے، انبیاء حق ہیں، محمد ﷺ حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے ہی لیے میں تابع ہوا اور تجھی پر میں نے توکل کیا،

(۱) نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے اٹھتے، تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

۷۱۔ رکوع کی دعا

تین دفعہ پڑھے (۲)۔

۳۵۱۴۔ نیز دیکھیے: صحیح ترمذی، ۱/۸۳۔

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»۔ ”پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔“ (۱)

«سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ»۔ ”بہت ہی پاکیزہ، انتہائی مقدس، فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب۔“ (۲)

«اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي، [وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي]»۔ ”اے اللہ! میں تیرے ہی واسطے جھکا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرماں بردار بنا، اور میرے کانوں نے، میری آنکھوں نے، میرے دماغ نے، میری ہڈیوں نے، اور میرے پٹھوں نے [اور جسے میرے قدموں نے اٹھایا ہوا ہے] تیرے لئے اظہار عاجزی کیا۔“ (۳)

(۱) صحیح بخاری: ۱/۹۹، حدیث: ۷۹۴، صحیح مسلم: ۱/۳۵۰، حدیث: ۴۸۴۔

(۲) صحیح مسلم: ۱/۳۵۳، حدیث: ۴۸۷، سنن ابوداؤد: ۱/۲۳۰، حدیث: ۸۷۲۔

(۳) صحیح مسلم: ۱/۵۳۴، حدیث: ۷۷۱، سنن اربعہ سوائے ابن ماجہ: سنن ابوداؤد، حدیث: ۷۶۰،

حدیث: ۷۶۱، جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۲۱، سنن نسائی، حدیث: ۱۰۴۹، قوسین کے درمیان

مذکور الفاظ ابن خزمیہ کے ہیں، حدیث: ۶۰۷، اور صحیح ابن حبان، حدیث: ۱۹۰۱۔

«سُبْحَانَ ذِي الْجَبُرُوتِ، وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبَرِيَاءِ، وَالْعَظَمَةِ»۔ ”پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا۔“ (۱)

۱۸۔ رکوع سے اٹھنے کی دعا

«سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»۔ ”اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“ (۲)

«رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ»۔ ”اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے۔“ (۳)

«مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ»۔ اَهِلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجُدُّ»۔

(۱) سنن ابو داود: ۱/ ۲۳۰، حدیث: ۸۷۳، سنن نسائی، حدیث: ۱۱۳۱، مسند احمد، حدیث: ۲۳۹۸۰، اس کی سند حسن ہے۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۷۹۶۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۷۹۶۔

”اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے) اتنی کہ جس سے آسمان بھر جائیں اور جس سے زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھر جائے اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے۔ اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی جب کہ ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (یہ ہے کہ): اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔“^(۱)

۱۹۔ سجدے کی دعا

«سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» «پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے بلند ہے»

تین دفعہ پڑھے^(۲)۔

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»۔ ”پاک ہے تو اے اللہ!

(۱) صحیح مسلم: ۱/۳۴۶، حدیث نمبر: ۴۷۷

(۲) اسے اصحابِ سنن اور امام احمد نے روایت کیا ہے، سنن ابوداؤد، حدیث: ۸۷۰، جامع ترمذی،

حدیث: ۲۶۲، سنن نسائی، حدیث: ۱۰۰۷، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۸۹۷، مسند احمد، حدیث:

۳۵۱۴، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱/۸۳۔

اے ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! میری مغفرت فرمادے۔“^(۱)

«سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ». ”بہت ہی پاکیزہ، انتہائی مقدس، فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب۔“^(۲)

«اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ». ”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرماں بردار ہوا، میرا چہرہ اس ہستی کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا، اسے شکل و صورت دی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر انداز میں مقدار مقرر کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے۔“^(۳)

«سُبْحَانَ ذِي الْجَبُرُوتِ، وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ، وَالْعَظَمَةِ». ”پاک ہے

(۱) صحیح بخاری، حدیث: ۷۹۴، صحیح مسلم، حدیث: ۴۸۴

(۲) صحیح مسلم: ۱/۵۳۳، حدیث: ۴۸۷، سنن ابوداؤد، حدیث: ۸۷۲

(۳) صحیح مسلم: ۱/۵۳۴، حدیث: ۷۷۱ وغیرہ۔

انتہائی غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا۔“ (۱)

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ: دِقَّةُ وَجِلَّتْهُ، وَأَوَّلُهُ وَآخِرُهُ، وَعَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ».

”اے اللہ! میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرمادے، چھوٹے اور بڑے، پہلے

اور بعد والے، ظاہر اور پوشیدہ۔“ (۲)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ

بِكَ مِنْكَ، لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»۔ ”اے

اللہ! میں (تیری) پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضی سے تیری رضا کے توسط سے،

تیری سزا سے تیری معافی کے توسط سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

(یعنی تیرے عذاب سے)، میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا، تو اسی طرح

ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔“ (۳)

۲۰۔ دو سجدوں کے درمیان کی دعا

«رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي»۔ ”اے میرے رب! میری مغفرت فرمادے،

(۱) سنن ابو داود: ۱/ ۲۳۰، حدیث: ۸۷۳، سنن نسائی، حدیث: ۱۱۳۱، مسند احمد، حدیث:

۲۳۹۸۰، البانی نے صحیح ابی داود میں اس کو صحیح کہا ہے، ۱/ ۱۶۶۔

(۲) صحیح مسلم، ۱/ ۲۳۰، حدیث نمبر: ۴۸۳

(۳) صحیح مسلم، ۱/ ۳۵۲، حدیث نمبر: ۴۸۶

اے میرے رب! میری مغفرت فرمادے۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَاجْبُرْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، وَارْقِنِي»۔ ”اے اللہ! میری مغفرت فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرا نقصان پورا کر دے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔“^(۲)

۲۱۔ سجدہ تلاوت کی دعا

«سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ، فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ» ”میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اس نے اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے سے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو سب سے بہتر انداز میں مقدار مقرر کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے۔“^(۳)

(۱) سنن ابو داود: ۱/۲۳۱، حدیث: ۸۷۴، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۸۹۷، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/

(۲) نسائی کے علاوہ تمام اصحاب سنن نے اس کو روایت کیا ہے، سنن ابو داود: ۱/۲۳۱، حدیث: ۸۵۰، جامع ترمذی، حدیث: ۲۸۴، ۲۸۵، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۸۹۸، نیز دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱/۹۰، اور صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۳۸۔

(۳) جامع ترمذی: ۲/۴۷۴، حدیث: ۳۴۲۵، مسند احمد: ۶/۳۰، حدیث: ۲۴۰۲۲، حاکم نے اسے

«اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَصَعْ عَنِّي بِهَا وَزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ»۔ ”اے اللہ! میرے لیے اس (سجدے) کے عوض اپنے ہاں اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنادے اور اس (سجدے) کو میری طرف سے قبول فرما جیسے تو نے یہ (سجدہ) اپنے بندے داود علیہ السلام کی طرف سے قبول کیا تھا۔“^(۱)

۲۲- تشہد

«التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ»۔ ”(میری) تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں

روایت کیا اور اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے ۱/۲۲۰ اور زائد الفاظ بھی حاکم کے ہیں۔

^(۱) جامع ترمذی: ۴۷۳/۲، حدیث: ۵۷۹، حاکم نے اسے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، ۱/۲۱۹۔

گو اہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“^(۱)

۲۳۔ شہید کے بعد نبی ﷺ پر درود و سلام

«اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»۔ ”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو قابلِ تعریف بڑی شان والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو قابلِ تعریف، شان والا ہے۔“^(۲)

«اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»۔ ”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/۳۱۱، حدیث: ۸۳۱، صحیح مسلم: ۱/۳۰۱، حدیث: ۴۰۲۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/۴۰۸، حدیث: ۳۳۷۰، صحیح مسلم، حدیث: ۴۰۶۔

اور برکت نازل فرما محمد پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیم پر، یقیناً تو قابلِ تعریف بڑی شان والا ہے۔“^(۱)

۲۴۔ آخری تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ»۔ ”اے اللہ! بلاشبہ میں عذابِ قبر سے، عذابِ جہنم سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیحِ دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“^(۲)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»۔ ”اے اللہ! بے شک میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیحِ دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/۴۰۷، حدیث: ۳۳۶۹، صحیح مسلم: ۱/۳۰۶، حدیث: ۴۰۷، الفاظِ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

(۲) صحیح بخاری: ۲/۱۰۲، حدیث: ۱۳۷۷، صحیح مسلم: ۱/۴۱۲، حدیث: ۵۸۸، الفاظِ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ»۔ ”اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، لہذا تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت مغفرت کرنے والا، انتہائی مہربان ہے۔“^(۲)

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ»۔ ”اے اللہ! تو میرے لئے معاف فرما دے ان (گناہوں) کو جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کیا، جو میں نے چھپ کر کیا اور جو میں نے سرعام کیا اور اس زیادتی کو بھی جو مجھ سے سرزد ہوئی اور اسے بھی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی (ہر چیز کو اس کے مقام تک) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس

(۱) صحیح بخاری: ۱/۲۰۲، حدیث: ۸۳۲، صحیح مسلم: ۱/۴۱۲، حدیث: ۵۸۷۔

(۲) صحیح بخاری: ۸/۱۶۸، حدیث: ۸۳۴، صحیح مسلم: ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۷۰۵۔

سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔“ (۱)

«اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»۔ ”اے اللہ! تو اپنے ذکر پر میری مدد فرما اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر۔“ (۲)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ»۔ ”اے اللہ! بلاشبہ میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں عمر کے ناکارہ ترین حصے کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“ (۳)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ»۔ ”اے اللہ! بے شک میں تجھ

(۱) صحیح مسلم، ۱/۵۳۳، حدیث نمبر: ۷۷۱

(۲) سنن ابوداؤد: ۲/۸۶، حدیث: ۱۵۲۲، سنن نسائی: ۳/۵۳، حدیث: ۲۳۰۲، البانی نے اسے صحیح ابی داؤد میں صحیح کہا ہے، ۱/۲۸۲۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/۳۵، حدیث: ۲۸۲۲، ۶۳۹۰۔

سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْعَصَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْقُذُ، وَأَسْأَلُكَ فُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ».

”اے اللہ! اپنے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے باعث مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دینا جب تیرے علم کے مطابق میرے لیے موت بہتر ہو، اے اللہ! بے شک میں حاضر اور غائب (دونوں حالتوں) میں تجھ سے تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے خوشنودی اور ناراضی (دونوں حالتوں) میں کلمہ حق کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے مالداری اور تنگ دستی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو

(۱) سنن ابوداؤد، حدیث: ۷۹۲، ابن ماجہ، حدیث: ۹۱۰، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۳۲۸/۲۔

ختم نہ ہو اور تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، تجھ سے تیرے فیصلوں پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں، میں تجھ سے تیرے چہرے کے دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا (جو) بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے (حاصل) ہو، اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ»۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لیے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے، اس بات کا کہ تو میرے لئے میرے گناہوں کی مغفرت فرمادے، یقیناً تو بہت زیادہ مغفرت کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔“^(۲)

(۱) سنن نسائی: ۳/۵۵، ۵۴، حدیث: ۱۳۰۴، مسند احمد: ۴/۳۶۲، حدیث: ۲۱۶۶۶، اور البانی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/۲۸۱۔

(۲) ان الفاظ کے ساتھ اسے نسائی نے روایت کیا ہے: ۳/۵۲، حدیث: ۱۳۰۰، مسند احمد: ۴/۳۳۸، حدیث: ۱۸۹۷۴، اور البانی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/۲۸۰۔

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، الْمَنَّانُ، يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ»۔ ”اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تیرا کوئی سا جہی نہیں، (تو) بے حد احسان کرنے والا ہے، اے آسمانوں اور زمین کو بے مثل پیدا کرنے والے، اے صاحبِ جلال اور عزت والے! اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم! بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ»۔ ”اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو یکتا ہے، بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد

(۱) اصحابِ سنن: سنن ابوداؤد، حدیث: ۱۴۹۵، جامع ترمذی، حدیث: ۳۵۴۴، سنن ابن ماجہ،

حدیث: ۳۸۵۸، سنن نسائی، حدیث: ۱۲۹۹، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۳۲۹/۲۔

نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہیں۔“^(۱)

۲۵- سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار

«أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ» میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں (تین مرتبہ)

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

”اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، تو بہت با

برکت ہے اے بڑی شان اور عزت والے!“^(۲)

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرٌ

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی

کی بادشاہت ہے اور ساری تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا

ہے“ [تین مرتبہ]

(۱) سنن ابوداؤد: ۲/۶۲، حدیث: ۱۴۹۳، جامع ترمذی: ۵/۵۱۵، حدیث: ۳۴۷۵، سنن ابن

ماجہ: ۲/۱۲۶۷، حدیث: ۳۸۵۷، سنن نسائی، حدیث: ۱۳۰۰، مسند احمد، حدیث: ۱۸۹۷۴، لفظ

سنن نسائی کے ہیں، البانی نے صحیح نسائی: ۱/۲۸۰ میں اسے صحیح کہا ہے، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ:

۳۲۹/۲ اور صحیح ترمذی: ۳/۱۶۳۔

(۲) صحیح مسلم: ۱/۴۱۴، حدیث: ۵۹۱۔

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

”اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی“^(۱)۔

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لئے نعمت ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثنا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، ہم اسی کے لیے

(۱) صحیح بخاری: ۱/۲۵۵، حدیث: ۸۴۴، صحیح مسلم: ۱/۴۱۴، حدیث: ۵۹۳، ترمذی: ۱/۵۹۳، تفسیر ابن کثیر: ۱/۵۹۳۔

مذکور الفاظ بخاری کے ہیں، حدیث: ۶۴۷۳۔

بندگی کو خالص کرنے والے ہیں، خواہ کافر (اسے) ناگوار سمجھیں۔“^(۱)

«سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ» اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے " (تینتیس مرتبہ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔" اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" ^(۲)۔

(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝)

”آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔“
[سورۃ الإخلاص: ۱-۴]۔

(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا

(۱) صحیح مسلم، ۱/۴۱۵، حدیث نمبر: ۵۹۴

(۲) صحیح مسلم، ۱/۴۱۸، حدیث: ۵۹۷، صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”جو شخص ہر نماز کے بعد یہ ذکر کرے، اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

وَقَبَّ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ اللَّفْلَقَتِ فِي الْعُقَدِ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝۴

”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیرا کرنے والی (رات) کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور ان کے شر سے جو پھونکنے والی ہیں گروہوں میں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“ (سورۃ الفلق: ۱-۵)۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ إِلَهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶﴾

”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈالنے والا کھسک جانے والا ہے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔“ [سورۃ الناس: ۱-۶]۔ ہر نماز کے بعد۔^(۱)

(۱) سنن ابوداؤد: ۸۶/۲، حدیث: ۱۵۲۳، جامع ترمذی، حدیث: ۲۹۰۳، سنن نسائی: ۶۸/۳،

حدیث: ۱۳۳۵، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۸/۲۔ تینوں سورتوں کو معوذات کہا جاتا ہے۔ دیکھیے: فتح

الباری: ۶۲/۹۔

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾﴾

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم و دائم اور سب کو تھامنے والا ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔“

[البقرة: ۲۵۵]۔ ہر نماز کے بعد۔^(۱)

(۱) جو شخص ہر نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھے، اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکے گی۔ نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۱۰۰، ابن سنی، حدیث: ۱۲۱، البانی نے

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔»

فجر اور مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھے۔^(۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا» اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔» فجر کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔^(۲)

۲۶۔ نماز استخارہ کی دعا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام

صحیح الجامع ۵/۳۳۹، اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحة: ۲/۶۹۷، حدیث: ۹۷۲ میں اس کو صحیح کہا ہے۔

^(۱) جامع ترمذی: ۵/۵۱۵، حدیث: ۳۳۷۴، احمد: ۴/۲۲۷، حدیث: ۱۷۹۹۰، تخریج کے لیے دیکھیے: زاد المعاد: ۱/۳۰۰۔

^(۲) سنن ابن ماجہ، حدیث: ۹۲۵، نسائی، عمل الیوم واللیلة، حدیث: ۱۰۲، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۵۲، اور مجمع الزوائد: ۱۰/۱۱۱۔

کاموں میں استخارہ کرنے کی ایسے ہی تعلیم دیتے جیسے قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے۔ آپ فرماتے: "جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو، تو وہ دو رکعت نفل نماز ادا کرے، پھر یہ دعا پڑھے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: قَالَ: عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ»۔" اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں کیوں کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام - اور اپنی حاجت کا نام لے - میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار - یا فرمایا: جلدی یا دیر - کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کر دے اور

اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار - یا فرمایا: جلدی یا دیر - کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔^(۱)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور ایمان والوں سے مشورہ کرے اور پھر ثابت قدمی سے وہ کام سرانجام دے تو اسے ندامت نہیں ہوتی، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

«...وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ...»

”... اور ان سے اہم کام میں مشورہ کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر توکل کریں....“^(۲)

۲۷۔ صبح و شام کے اذکار

«الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ»

(۱) صحیح بخاری، ۷/ ۱۶۲، حدیث نمبر: ۱۱۶۲

(۲) سورۃ آل عمران، آیت: ۱۵۹۔

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو کہتا ہے اور درود و سلام ہو اس پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں"۔^(۱)

"أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ"

"میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔"

(اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾)

"اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم و دائم اور سب کو تھامنے والا ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں

(۱) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اور مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چار غلام (آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔" سنن ابو داود، حدیث: ۳۶۶۷، امام البانی نے صحیح ابی داود میں اس حدیث کو حسن کہا ہے، ۶۹۸/۲۔

ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر اور نہایت عظمت والا ہے۔“

[سورة البقرة: ۲۵۵] ^(۱).

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝﴾

”آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔“ [سورة الاخلاص: ۱-۴]

(۱) "جو شخص صبح کے وقت آیہ الکرسی پڑھے وہ شام تک جنوں سے محفوظ رہتا ہے اور جو اسے شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک ان سے محفوظ رہتا ہے"، مستدرک حاکم: ۱/۵۶۲، البانی نے صحیح الترغیب والترہیب میں اسے صحیح کہا ہے، ۱/۲۷۳، اور اسے نسائی اور طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا کہ اس کی سند جید ہے۔

تیرے ہی لیے شکر ہے۔“^(۱)

اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھے: «اللَّهُمَّ مَا أَمْسَى بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.» اے اللہ! اس شام مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی نعمت ہوئی، وہ اکیلے تیری ہی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، چنانچہ تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔»^(۲)

«اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» (اے اللہ مجھے اپنے بدن میں عافیت عطا فرما، اے اللہ مجھے اپنی سماعت میں عافیت عطا فرما، اے اللہ مجھے اپنی بصارت میں

(۱) "جس نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھی تو اس نے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے یہ دعا شام کے وقت پڑھی تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا"۔ سنن ابو داؤد: ۴/۳۱۸، حدیث: ۵۰۷۵، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ۷، ابن سنی، حدیث: ۴۱، ابن حبان، (موارد) حدیث: ۲۳۶۱۔ شیخ ابن باز۔ رحمہ اللہ۔ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: تحفۃ الأخبار، ص ۲۴۔

(۲) حوالہ سابق۔

عافیت عطا فرما، تیرے علاوہ کوئی اور معبود برحق نہیں ہے۔ اے اللہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے)۔

تین دفعہ پڑھے ^(۱)۔

«حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔» سات مرتبہ ^(۲)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ: فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي، وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْئُرْ عَوْرَاتِي،

(۱) سنن ابوداؤد: ۴/۳۲۴، حدیث: ۵۰۹۲، مسند احمد: ۵/۴۲، حدیث: ۲۰۴۳۰، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ۲۲، ابن سنی، حدیث: ۶۹، الأدب المفرد، بخاری، حدیث: ۷۰۱، علامہ ابن باز - رحمہ اللہ - نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے، دیکھیے: تحفۃ الأخیار، ص ۲۶۔

(۲) "جو شخص یہ دعا صبح اور شام سات مرتبہ پڑھے گا تو اس شخص کی دنیا و آخرت کے ہر غم کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہو جائے گا"۔ اسے ابن سنی نے مرفوعاً روایت کیا ہے، حدیث: ۷۱، ابوداؤد نے موقوفاً روایت کیا ہے: ۴/۳۲۱، حدیث: ۵۰۸۱، شعب اور عبد القادر رناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ دیکھیے: زاد المعاد: ۲/۷۶-۳۔

وَأَمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔“ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے، اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے اچک لیا جاؤں۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا، أَوْ أُجَرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ۔“ اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا

(۱) سنن ابو داود، حدیث: ۵۰۷۴، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۷۱، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ:

کوئی معبود برحق نہیں، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔“^(۱)

«بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» (اللہ کے نام سے، وہ ذات کہ اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔)

(تین دفعہ پڑھے)^(۲)

«رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا» (میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر

(۱) جامع ترمذی، حدیث: ۳۳۹۲، سنن ابو داود، حدیث: ۵۰۶۷، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱۴۲/۳

(۲) "جو شخص یہ دعا صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھے گا، اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔" سنن ابو داود: ۴/۳۲۳، حدیث: ۵۰۸۸، جامع ترمذی: ۵/۶۶۵، حدیث: ۳۳۸۸، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۶۹، مسند احمد، حدیث: ۴۴۶۔ دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۳۲، اور علامہ ابن باز - رحمہ اللہ - نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ دیکھیے: تحفۃ الاختیار، ص ۳۹۔

راضی ہوں) تین دفعہ پڑھے^(۱)۔

«يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ»۔ ”اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم اور سب کو تھامنے والے! میں تیری رحمت کے توسل سے فریاد کرتا ہوں، تو میرا ہر کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔“^(۲)

«أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ: فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُورَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ»۔ ”ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے لیے تمام بادشاہی نے صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں، اس کی فتح و نصرت، اس کا نور، اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور میں اس دن کے شر اور اس کے

(۱) جو شخص یہ دعائیں دفعہ صبح اور تین دفعہ شام کے وقت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ضرور خوش کرے گا۔ ”مسند احمد: ۴/۳۳۷، حدیث: ۱۸۹۶۷، عمل الیوم واللیلة، نسائی، حدیث: ۴، ابن سنی، حدیث: ۶۸، ابوداؤد: ۴/۳۱۸، حدیث: ۱۵۳۱، جامع ترمذی: ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۳۸۹، ابن باز-رحمہ اللہ- نے اسے حسن کہا ہے، دیکھیے: تحفۃ الأخیار: ص ۳۹۔

(۲) حاکم نے روایت کر کے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ۱/۵۴۵، اور دیکھیے: صحیح الترغیب والترہیب: ۱/۲۷۳۔

بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“^(۱)

اور جب شام ہو تو یہ کہے: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ: فَتَحَهَا، وَنَصَرَهَا، وَنُورَهَا، وَبَرَكَتَهَا، وَهَدَاهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا»۔ «ہم نے شام کی اور اللہ رب العالمین کے لیے تمام بادشاہی نے شام کی، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں: اس کی فتح، اس کی مدد، اس کے نور، اس کی برکت اور اس کی ہدایت کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جو اس میں ہے اور اس برائی سے جو اس کے بعد ہے۔»^(۲)

«أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ، حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ»۔ ”ہم نے فطرتِ اسلام، کلمہِ اخلاص، اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام، جو یک رخ (اور) فرماں

(۱) سنن ابوداؤد: ۴/۳۲۲، حدیث: ۵۰۸۴، شعیب و عبد القادر ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا

ہے، دیکھیے: تحقیق زاد المعاد: ۲/۳۷۳۔

(۲) سابقہ حوالہ۔

بردار تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔“ (۱)

اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھے: «أَمْسَيْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ، حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ». «ہم نے فطرتِ اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر شام کی، جو یکسو مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہیں تھے۔» (۲)

«سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» اللہ پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے»

سومرتبہ (۳)

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی

(۱) مسند احمد: ۳/۴۰۶، ۴۰۷، حدیث: ۱۵۳۶۰، اور حدیث: ۱۵۵۶۳، عمل الیوم واللیلة، ابن

سنی، حدیث: ۳۴، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۲۰۹۔

(۲) سابقہ حوالہ۔

(۳) "جو شخص یہ دعا سومرتبہ صبح اور سومرتبہ شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس کے

عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ

دفعہ کہے (تو وہ اس سے بہتر ہو سکتا ہے)۔" صحیح مسلم: ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۶۹۲۔

شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔»

یہ دعاءس مرتبہ پڑھے^(۱)۔

اگر سستی لاحق ہو تو ایک بار پڑھ لے۔^(۲)

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» «اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے» صبح کے وقت سو مرتبہ پڑھے^(۳)

«سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ: عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ

(۱) نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۲۴، دیکھیے: صحیح الترغیب والترہیب: ۱/۲۷۲، تحفۃ الأخیار لابن باز- رحمہ اللہ-، ص ۴۴۔

(۲) سنن ابو داود: حدیث: ۵۰۷۷، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۹۸، مسند احمد، حدیث: ۸۷۱۹، دیکھیے: صحیح الترغیب والترہیب: ۱/۲۷۰، صحیح ابی داود: ۳/۹۵۷، صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۳۱، اور زاد المعاد: ۲/۳۷۷۔

(۳) "جو شخص سو مرتبہ ایک دن کے اندر یہ ذکر پڑھے گا، اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک سونکیاں اس کے نام لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس

كَلِمَاتِهِ» (اللہ کی پاکیزگی ہے اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس قدر جتنی کہ اس کی مخلوق ہے اور اتنی کہ اس سے وہ راضی ہو جائے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس قدر جتنی کہ اس کے کلمات کی روشنائی ہے)

صبح کے وقت تین مرتبہ ^(۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا»

(اے اللہ میں تجھ سے علم نافع، رزق حلال اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں)

صبح کے وقت ^(۲)

«أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» «میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور اسی کی

طرف توبہ کرتا ہوں»

دن میں سو مرتبہ پڑھے ^(۳)

سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، تاہم اگر کوئی شخص زیادہ دفعہ کہے (تو وہ اس سے بہتر ہو

سکتا ہے)۔ صحیح بخاری: ۴/۹۵، حدیث: ۳۲۹۳، صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۱، حدیث: ۲۶۹۱۔

(۱) صحیح مسلم: ۴/۲۰۹۰، حدیث نمبر: ۲۷۲۶

(۲) ابن سنی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۵۴، ابن ماجہ، حدیث: ۹۲۵، عبد القادر اور شعیب

ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ دیکھیے: تحقیق زاد المعاد: ۲/۳۷۵۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/۱۰۱، حدیث: ۶۳۰۷، صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۵، حدیث: ۲۷۰۲۔

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ» «میں اللہ کے کامل کلمات

کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے»

شام کے وقت تین مرتبہ ^(۱)

«اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ» «اے اللہ! درود و سلام نازل فرما ہمارے

نبی محمد ﷺ پر۔» دس مرتبہ ^(۲)

۲۸۔ سونے کے وقت کے اذکار

نبی (ﷺ) دونوں ہتھیلیاں ساتھ ملا کر ان میں پھونکتے اور ان میں یہ سورتیں

پڑھتے:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝﴾ وَلَمْ يَكُنْ

(۱) "جو شخص شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھے، اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈسنا نقصان

نہیں پہنچائے گا"۔ احمد، ۲/۲۹۰، حدیث: ۷۸۹۸، عمل الیوم واللیلة، نسائی، حدیث: ۵۹۰،

ابن سنی، حدیث: ۶۸، اور دیکھیے: صحیح ترمذی، ۳/۱۸۷، صحیح ابن ماجہ: ۲/۲۶۶، اور تحفۃ

الآخیار لابن باز، ص ۴۵۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دس دفعہ صبح اور دس دفعہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجے گا

اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی"۔ اسے طبرانی نے دو سندوں سے ذکر کیا جن

میں سے ایک جید ہے۔ دیکھیے: مجمع الزوائد، ۱۰/۱۲۰، اور صحیح الترغیب والترہیب، ۱/۲۷۳۔

لَّهُ وَكُفُّوا أَعْدَاءَكُمْ ﴿٤﴾

”آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔“ [سورۃ

الاخلاص: ۱-۴]۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ۱ ﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ ۲ ﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ﴾ ۳ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ ۴ ﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ ۵ ﴿

”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیرا کرنے والی (رات) کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور ان کے شر سے جو پھونکنے والی ہیں گرہوں میں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

(سورۃ الفلق: ۱-۵)۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ۱ ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ ۲ ﴿إِلَهِ النَّاسِ﴾ ۳ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ ۴ ﴿الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ﴾ ۵ ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ ۶ ﴿

”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈالنے والا کھسک جانے والا ہے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔“ [سورۃ الناس: ۱-۶]۔

پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے سامنے کے حصے سے شروع فرماتے۔ اس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے۔^(۱)

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖۚ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمۡ وَمَا خَلْفَهُمۡ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۰۵﴾﴾

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ جاوید اور قائم و دائم اور سب کو تھامنے والا ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۹/۶۲، حدیث: ۵۰۱۷، صحیح مسلم، حدیث: ۲۱۹۲۔

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔“

[سورة البقرة: ۲۵۵]^(۱)۔

﴿ءَاَمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ ۚ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ ءَاَمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۚ غُفْرٰنَكَ رَبَّنَا ۚ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا ۭ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا ۙ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ ۚ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحْمِلْنَا مَا لَا طٰقَةَ لَنَا بِهِ ۚ

(۱) "جو شخص بستر پر پہنچے اور آیہ الکرسی پڑھے تو اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک اس کے قریب بھی نہ آ سکے گا"۔ صحیح بخاری مع الفتح: ۴/۴۸۷، حدیث:

وَأَعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾

”رسول (ﷺ) اس پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔“

[سورة البقرة: ۲۸۵-۲۸۶] ^(۱)۔

«بِاسْمِكَ رَبِّي» ^(۲) وَصَعْتُ جَنِّي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، فَإِنْ أُمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا، بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ»۔ ”اے میرے رب! تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا، لہذا اگر تو میری روح روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“ ^(۳)

«اللَّهُمَّ إِنَّكَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَحَيَاتُهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَأَحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَهَا فَاعْفِرْ لَهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ»۔ ”اے اللہ! تو نے میری روح پیدا فرمائی اور تو ہی اسے فوت کرے گا، تیری ہی ملکیت میں اس کی موت اور حیات ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت

(۱) "جو شخص یہ دو آیات رات کے وقت پڑھتا ہے تو یہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں"۔ صحیح بخاری مع الفتح: ۹۴/۹، حدیث: ۴۰۰۸، صحیح مسلم: ۵۵۴/۱، حدیث: ۸۰۷۔

(۲) "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر سے اٹھے اور پھر دوبارہ اس کی طرف آئے تو اسے اپنی چادر کے دامن سے تین مرتبہ جھاڑے اور بسم اللہ کہے، کیا معلوم اس کے بعد اس پر کیا چیز آگئی ہے، اور جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے..."۔ الحدیث۔

(۳) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/۱۲۶، حدیث: ۶۳۲۰، صحیح مسلم: ۴/۲۰۸۴، حدیث: ۲۷۱۴۔

فرمانا اور اگر تو اسے موت دے تو اس کی مغفرت فرمانا۔ اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ فَنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ». ”اے اللہ! مجھے اس دن^(۲) اپنے عذاب سے بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“^(۳)

«بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا». ”تیرے ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔“^(۴)

«سُبْحَانَ اللَّهِ "اللہ پاک ہے" (تینتیس مرتبہ) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ "اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں" (تینتیس مرتبہ) وَاللَّهُ أَكْبَرُ "اور اللہ سب سے بڑا ہے" (چونتیس مرتبہ)»۔^(۵)

(۱) صحیح مسلم: ۴/۲۰۸۳، حدیث: ۲۷۱۲، اور مسند احمد بالفاظ مذکور، ۲/۷۹، حدیث: ۵۵۰۲۔

(۲) "جب رسول اللہ ﷺ سونا چاہتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔۔۔" الحدیث۔

(۳) سنن ابو داود بالفاظ مذکور: ۴/۳۱۱، حدیث: ۵۰۴۵، جامع ترمذی، حدیث: ۳۳۹۸، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۴۳، اور صحیح ابی داود: ۳/۲۴۰۔

(۴) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/۱۱۳، حدیث: ۶۳۲۴، صحیح مسلم: ۴/۲۰۸۳، حدیث: ۲۷۱۱۔

(۵) "جو شخص بستر پر لیٹے ہوئے یہ کلمات کہے، تو یہ اس کے لیے ایک خادم سے بہتر ہیں۔" صحیح بخاری مع الفتح: ۷/۷۱، حدیث: ۳۷۰۵، صحیح مسلم: ۴/۲۰۹۱، حدیث: ۲۷۲۶۔

«اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ، وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ»۔ ”اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب! زمین کے رب! اور عرشِ عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے! اور اے تورات و انجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے، تجھ سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے، ہم سے (ہمارا) قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے نکال کر غنی بنا دے۔“ (۱)

«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا، فَكَم مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي»۔ ”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور

(۱) صحیح مسلم، ۴/۲۰۸۴، حدیث نمبر: ۲۷۱۳

پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانا دیا، (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانا دینے والا۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا، أَوْ أُجَرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ»۔

”اے اللہ! اے غیب اور حاضر کے جاننے والے! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ اپنے ہی نفس کے خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔“^(۲)

”سورت الم تنزیل السجدة اور سورت تبارک الذي بيده الملك پڑھے۔“^(۳)

(۱) صحیح مسلم، ۴/۲۰۸۵، حدیث نمبر: ۲۷۱۵

(۲) سنن ابوداؤد: ۴/۳۱۷، حدیث: ۵۰۶۷، جامع ترمذی، حدیث: ۳۶۲۹، دیکھیے: صحیح ترمذی:

۱۴۲/۳

(۳) جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۰۴، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ۷۰۷، اور دیکھیے: صحیح الجامع

«اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ».

”اے اللہ! (۱) میں نے اپنا نفس تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی رغبت کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، تجھ سے دور ہو کر نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ جائے نجات تیری بارگاہ کے سوا، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔“ (۲)

۲۹۔ رات کو کروٹ بدلتے وقت کی دعا

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ»۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، زبردست ہے، رب

۲۵۵/۴۔

(۱) ”جب تم بستر پر جاؤ تو نماز والا وضو کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ پھر کہو:....“ (الحديث)۔
(۲) رسول اللہ ﷺ نے اس دعا پڑھنے والے سے فرمایا: ”اگر تو (یہ دعا پڑھنے کے بعد) فوت ہو جائے تو تیری موت فطرت پر ہوگی۔“ صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/۱۱۳، حدیث: ۶۳۱۳، صحیح مسلم: ۲۰۸۱/۴، حدیث: ۲۷۱۰۔

ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کا جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، بہت غالب، بہت مغفرت کرنے والا ہے۔“^(۱)

۳۰۔ وحشت اور نیند میں گھبراہٹ کے وقت کی دعا

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضَرُونَ»۔ ”میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس کی ناراضی اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔“^(۲)

۳۱۔ برا خواب آئے تو کیا کرے

(۱) برا خواب آئے تو [تین دفعہ اپنی بائیں طرف تھوکے۔]^(۳)

(۱) آپ (ﷺ) جب رات میں پہلو بدلتے تو یہ کلمات کہتے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے: ۱/۵۴۰، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ۲۰۲، ابن سنی، حدیث: ۷۵۷، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۲۱۳۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۴/۱۲، حدیث: ۳۸۹۳، جامع ترمذی، حدیث: ۳۵۲۸ اور دیکھیے: صحیح ترمذی:

۱۷۱/۳

(۳) صحیح مسلم، ۴/۷۷۲، حدیث نمبر: ۲۲۶۱

(۲) [شیطان اور اپنے اس خواب کی برائی سے تین دفعہ اللہ کی پناہ مانگے۔] ^(۱)

(۳) [یہ خواب کسی کو نہ سنائے۔] ^(۲)

(۴) [جس پہلو لیٹا ہو اسے بدل دے۔] ^(۳)

(۵) [اگر چاہے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔] ^(۴)

۳۲۔ قنوت و ترکی دعائیں

«اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ؛ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ»، تَبَارَكَتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ»۔ ”اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر ان میں (داخل کر) جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان میں (شامل کر) جنہیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں

(۱) صحیح مسلم: ۴/۱۷۷۲، ۱۷۷۳، حدیث: ۲۲۶۱، اور حدیث: ۲۲۶۲۔

(۲) صحیح مسلم: ۴/۱۷۷۲، حدیث: ۲۲۶۱، اور حدیث: ۲۲۶۳۔

(۳) صحیح مسلم: ۴/۱۷۷۳، حدیث نمبر: ۲۲۶۱

(۴) صحیح مسلم: ۴/۱۷۷۳، حدیث نمبر: ۲۲۶۳

کے شر سے بچا جو تو نے کیے، اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست بن جائے [اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس سے تو دشمنی کرے]، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»۔“ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے توسل سے تیری ناراضی سے اور تیری معافی کے توسل سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے توسل سے تجھ سے، میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی۔“^(۲)

(۱) اصحاب سنن اربعہ، احمد، دارمی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے: سنن ابو داود، حدیث: ۱۴۲۵، جامع ترمذی، حدیث: ۴۶۴، سنن نسائی، حدیث: ۱۷۴۴، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۷۸، مسند احمد، حدیث: ۱۷۱۸، سنن دارمی، حدیث: ۱۵۹۲، مستدرک حاکم: ۳/۱۷۲، بیہقی: ۲/۲۰۹، قوسین کے درمیان کے الفاظ بیہقی کے ہیں، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱/۱۴۴، صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۹۴، اور ارواء الغلیل للالبانی: ۲/۱۷۲۔

(۲) اصحاب سنن اربعہ اور احمد نے اسے روایت کیا ہے: سنن ابو داود، حدیث: ۱۴۲۷، جامع

«اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْبُدُكَ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَخْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْحَمْدَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْضَعُ لَكَ، وَنَخْلَعُ مِنْ يَدِكَ». ”اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، اور تیری طرف ہی کوشش اور جلدی کرتے ہیں، ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں، اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم ایمان لاتے ہیں تجھ پر اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں تیرے سامنے اور علیحدگی اختیار کرتے ہیں ہم اس سے جو تجھ سے کفر کرے۔“^(۱)

ترمذی، حدیث: ۳۵۶۶، سنن نسائی، حدیث: ۱۷۴۶، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۱۷۹، مسند احمد، حدیث: ۷۵۱، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱۸۰/۳، صحیح ابن ماجہ: ۱۹۴/۱، اور ارواء الغلیل: ۱۷۵/۲

^(۱) سنن کبریٰ للبیہقی: ۲/۲۱۱ اور بیہقی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل میں فرمایا: ”یہ سند صحیح ہے ۱۷۵/۲، اور یہ عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔“

۳۳۔ نماز وتر سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعا

«سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» «پاک ہے وہ بادشاہ جو نہایت مقدس ہے»
 (تین مرتبہ) اور تیسری بار بلند آواز سے پڑھے اور اپنی آواز کو کھینچ کر کہے:
 «رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ». «فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب»۔^(۱)

۳۴۔ فکر مندی اور حزن و ملال کے وقت کی دعائیں

«اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، ابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَتُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي»۔
 ”اے اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے کا بیٹا ہوں اور تیری ہی کنیز کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، مجھ میں تیرا ہی حکم جاری و ساری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ مبنی بر انصاف ہے، میں تیرے ہر اس خاص نام کے ذریعے سے تجھ سے

(۱) سنن نسائی: ۳/۲۴۴، حدیث: ۱۷۳۴، سنن دارقطنی: ۲/۳۱، وغیرہما، قوسین کے درمیان جو اضافی الفاظ ہیں، انہیں دارقطنی نے روایت کیا ہے: ۲/۳۱، حدیث: ۲، اس کی سند صحیح ہے، دیکھیے: زاد المعاد، تحقیق شعیب ارناؤوط اور عبد القادر ارناؤوط: ۱/۳۳۷۔

درخواست کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا تو اپنے علم غیب میں اپنے پاس (رکھنے کو) خاص کیا ہے (میں درخواست کرتا ہوں) کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غموں کا علاج اور میری فکروں کا تریاق بنا دے۔“ (۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»۔ ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور حزن و ملال سے، عاجزی اور کاہلی سے، بخیلی اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔“ (۲)

۳۵۔ بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعائیں

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ»۔ ”اللہ کے سوا

(۱) مسند احمد: ۱/۳۹۱، حدیث: ۳۷۱۲، اور البانی نے اسے سلسلۃ الأحادیث الصحیحة میں صحیح کہا ہے، ۱/۳۳۷۔

(۲) صحیح بخاری: ۷/۱۵۸، حدیث: ۲۸۹۳، رسول ﷺ یہ دعا کثرت سے کیا کرتے تھے۔ دیکھیے: صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/۱۷۳۔ اس کا ذکر (۱۳۷) نمبر کے تحت آنے والا ہے۔

کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت عظمت والا، بڑا بُردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرشِ کریم کا رب ہے۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.» ”اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں، لہذا تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے سب کام سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“^(۲)

«لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ.» ”تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں۔“^(۳)

«اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.» ”اللہ، اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ

(۱) صحیح بخاری: ۷/۱۵۳، حدیث: ۶۳۴۵، صحیح مسلم: ۴/۲۰۹۲، حدیث: ۲۷۳۰۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۴/۳۲۴، حدیث: ۵۰۹۰، مسند احمد: ۵/۴۲، حدیث: ۲۰۴۳۰، اور البانی نے اسے صحیح ابی داؤد میں حسن کہا ہے، ۳/۹۵۹۔

(۳) جامع ترمذی: ۵/۵۲۹، حدیث: ۳۵۰۵، اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے: ۱/۵۰۵، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۶۸۔

کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔“ (۱)

۳۶۔ دشمن اور صاحبِ سلطنت سے ملتے وقت کی دعائیں

«اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ»۔ ”اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔“ (۲)

«اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصْدِي، وَأَنْتَ نَصِيرِي، بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ»۔ ”اے اللہ! تو ہی میرا ناصر و حامی ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ تیری ہی توفیق سے میں دشمنوں کے مکر و فریب کا سدباب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد کے ساتھ میں دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی توفیق و مدد سے (دشمن سے) لڑتا ہوں۔“ (۳)

(۱) سنن ابوداؤد: ۲/ ۸۷، حدیث: ۱۵۲۵، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۸۲، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ، ۲/ ۳۳۵۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۵۳۷، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے: ۲/ ۱۴۲۔

(۳) سنن ابوداؤد: ۳/ ۴۲، حدیث: ۲۶۳۲، جامع ترمذی: ۵/ ۵۷۲، حدیث: ۳۵۸۴، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/ ۱۸۳۔

«حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ»۔ ”ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور (وہ) بہترین کارساز ہے۔“^(۱)

۷۔۳۔ بادشاہ کے ظلم سے ڈرنے والے کی دعائیں

«اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْعَى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ»۔ ”اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا رب! تو میرے لیے فلاں بن فلاں سے اور تیری مخلوق میں سے اس کے تمام حامیوں اور مددگاروں سے پناہ دینے والا بن جا، اس بات سے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص بھی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے، تیری پناہ مضبوط ہے اور تیری تعریف عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“^(۲)

«اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوذُ

(۱) صحیح بخاری، ۵/ ۱۷۲، حدیث نمبر: ۴۵۶۳

(۲) بخاری نے اسے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے، حدیث: ۷۰۷، اور البانی نے صحیح الأدب

المفرد میں اس کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۴۵۔

بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، الْمُمْسِكِ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ
إِلَّا بِإِذْنِهِ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ، مِنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ،
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق
سے زیادہ زور اور غلبے والا ہے، اللہ ان سے کہیں زیادہ طاقت والا ہے جن سے
میں خوف کھاتا اور ڈرتا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جس کے سوا
کوئی معبود برحق نہیں، جو ساتوں آسمانوں کو روکے ہوئے ہے اس بات سے کہ
وہ زمین پر گر جائیں، مگر اس کی اجازت سے، تیرے فلاں بندے کے شر سے،
اس کے لشکروں کے شر سے، اس کے پیروکاروں اور اس کے ساتھیوں کے شر
سے، خواہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے
میرا پشت پناہ بن جا، تیری تعریف عظیم ہے اور تیری پناہ مضبوط ہے اور تیرا
نام بہت بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“
(تین مرتبہ پڑھے) ^(۱)

^(۱) بخاری نے اسے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے، حدیث: ۷۰۸، اور البانی نے صحیح الأدب

۳۸۔ دشمن پر بددعا

«اللَّهُمَّ مُنزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلِّزْلُهُمْ»۔ ”اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، (مخالف) گروہوں کو شکست سے دوچار فرما، اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں ہلا کر رکھ دے۔“^(۱)

۳۹۔ لوگوں سے ڈرے تو یہ دعا مانگے

«اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ»۔ ”اے اللہ! تو مجھے ان سے کافی ہو جا، جس طرح تو چاہے۔“^(۲)

۴۰۔ جسے ایمان میں وسوسہ لاحق ہو جائے اس کے لیے دعائیں

[اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور]^(۳) کہے: ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“
(میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)

المفرد میں اس کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۴۶۔

(۱) صحیح مسلم، ۳/۱۳۶۲، حدیث نمبر: ۱۷۴۲

(۲) صحیح مسلم، ۴/۲۳۰۰، حدیث نمبر: ۳۰۰۵

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/۳۳۶، حدیث: ۳۲۷۶، صحیح مسلم: ۱/۱۲۰، حدیث: ۱۳۴۔

[اس چیز یا کام سے رک جائے جس میں وسوسہ لاحق ہو اہو۔]^(۱)

(یہ دعا پڑھے: (آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ). "میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔" (۲)

[اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھے:]

(هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۳﴾)

”وہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے۔ اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔“ [سورۃ الحديد: ۳] (۳)۔

۴۱۔ قرض کی ادائیگی کی دعا

«اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ».

”اے اللہ! تو مجھے اپنی حلال کردہ چیزوں کے ساتھ اپنی حرام کردہ چیزوں سے کافی ہو جا اور مجھے اپنے فضل سے، اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔“ (۴)

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/۳۳۶، حدیث: ۳۲۷۶، صحیح مسلم: ۱/۱۲۰، حدیث: ۱۳۴۔

(۲) صحیح مسلم: ۱/۱۱۹-۱۲۰، حدیث نمبر: ۱۳۴

(۳) سنن ابو داود: ۴/۳۲۹، حدیث: ۵۱۱۰، البانی نے صحیح ابی داود میں اسے حسن کہا ہے،

(۴) جامع ترمذی: ۵/۵۶۰، حدیث: ۳۵۶۳، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۸۰۔

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»۔ ”اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں فکر اور حزن و ملال سے، عاجزی اور کاہلی سے، بخیلی اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔“^(۱)

۴۲۔ قرآن اور نماز میں وسوسے سے بچنے کی دعا

«أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»، «میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔» اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکاریں۔^(۲)

۴۳۔ مشکل کام کی آسانی کے لیے دعا

«اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا»۔ ”اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر وہی جسے تو آسان کر دے اور تو مشکل کام جب چاہے، آسان کر دیتا ہے۔“^(۳)

(۱) صحیح بخاری: ۷/۱۵۸، حدیث: ۲۸۹۳۔

(۲) صحیح مسلم: ۴/۱۷۲۹، حدیث: ۲۲۰۳، بروایت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، اور اس روایت میں ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔

(۳) صحیح ابن حبان، حدیث نمبر: ۲۴۲۷ (موارد)، ابن سنی، حدیث: ۳۵۱، حافظ نے فرمایا: یہ

۴۴۔ گناہ کر بیٹھے تو کیا کہے اور کیا کرے؟

"جو شخص کوئی گناہ کرے تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے" (۱)۔

۴۵۔ شیطان اور اس کے وسوسوں کو دور کرنے کی دعا

شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔ (۲)

(اذان دی جائے)۔ (۳)

مسنون اذکار اور قرآن مجید کی تلاوت۔

«لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ»

حدیث صحیح ہے، اور عبد القادر الرناؤوط نے بھی اسے صحیح کہا ہے، دیکھیے: الأذکار للنووی،

ص ۱۰۶۔

(۱) سنن ابوداؤد: ۸۶/۲، حدیث: ۱۵۲۱، جامع ترمذی: ۲/۲۵۷، حدیث: ۴۰۶، البانی نے صحیح

ابی داؤد میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/۲۸۳۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۱/۲۰۳، حدیث: ۷۷۵، سنن ابن ماجہ: ۱/۲۶۵، حدیث: ۸۰۷، اس کی تخریج

گزر چکی ہے: ۳۱، اور دیکھیے: سورة المؤمنون، آیت: ۹۷-۹۸۔

(۳) صحیح مسلم: ۱/۲۹۱، حدیث: ۳۸۹، صحیح بخاری: ۱/۱۵۱، حدیث: ۶۰۸۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ». «اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے۔»^(۱)

اسی طرح جو چیزیں شیطان کو دور کرتی ہیں ان میں صبح و شام کی دعائیں، سونے اور جاگنے کی دعائیں، گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر نکلنے کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں اور ایسی تمام دعائیں شامل ہیں جو شریعت میں ثابت ہیں، مثلاً: سوتے وقت آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے، اور جو شخص «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

سو مرتبہ پڑھے، تو وہ پورے دن شیطان سے محفوظ رہے گا^(۲)، اسی طرح اذان شیطان کو بھگاتی ہے۔

۴۶- ناپسندیدہ واقعہ کے رونما ہونے اور مغلوب ہو جانے کے وقت کی دعا
«قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ». "اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا

(۱) صحیح مسلم (۱/۵۳۹)، حدیث نمبر: ۷۸۰۔

(۲) صحیح بخاری: (۴/۱۲۶)، حدیث نمبر: ۳۲۹۳۔

کیا۔“ (۱)

۷۴۔ جس کے یہاں نو مولود کی ولادت ہوئی ہو اس کو مبارکبادی اور اس کا

جواب

«بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ لَكَ، وَشَكَرْتَ الْوَاهِبَ، وَبَلَغَ أَشُدَّهُ، وَرَزَقْتَ بَرَّهُ». «اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس عطا کردہ (بچے) میں برکت دے، تم عطا کرنے والے کا شکر ادا کرو، وہ اپنی جوانی کو پہنچے، اور تمہیں اس کی فرمانبرداری نصیب ہو۔» (۲)

جسے مبارکباد دی جائے وہ اسے جواب میں کہے: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ

(۱) ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور زیادہ محبوب ہے جبکہ دونوں میں اچھائی موجود ہے، جو چیز تمہیں فائدہ پہنچا سکتی ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اللہ سے مدد مانگو، بے بس ہو کر نہ بیٹھو، اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو: کاش! میں اس طرح کر لیتا تو اس طرح ہو جاتا۔ بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔ کیوں کہ کاش کا لفظ شیطان کو دخل اندازی کا موقع دیتا ہے۔“ صحیح مسلم: ۴/۲۰۵۲، حدیث:

۲۶۶۴

(۲) یہ حسن بصری کے کلام سے نقل کیا گیا ہے۔ دیکھیے: تحفۃ المودود لابن القیم، ص ۲۰، ابن القیم نے اسے الاوسط لابن المنذر کی طرف منسوب کیا ہے۔

عَلَيْكَ، وَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، وَرَزَقَكَ اللَّهُ مِثْلَهُ، وَأَجَزَلَ ثَوَابَكَ». «اللہ آپ کے لیے برکت دے اور آپ پر برکت نازل فرمائے، اللہ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ آپ کو اس کی مثل عطا فرمائے، اور آپ کے ثواب کو بڑھا دے۔»^(۱)

۴۸۔ بچوں کو کن الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیا جائے

رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے: «أُعِيدُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ»۔ ”میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔“^(۲)

۴۹۔ بیمار پر سی کے وقت مریض کے لیے دعائیں

«لَا بَأْسَ ظَهَرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ»۔ ”کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری

(۱) الأذکار للنووی: ص ۳۴۹، دیکھیے: صحیح الأذکار، سلیم الہدالی: ۲/ ۷۱۳، اس کی مکمل تخریج

مؤلف کی کتاب: الذکر والدعاء والعلاج بالرقی: ۱/ ۴۱۶ میں موجود ہے۔

(۲) صحیح بخاری: ۴/ ۱۱۹، حدیث: ۳۳۷۱، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

(گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔“ (۱)

«أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ» (میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت اور بڑائی والا اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفاء عنایت فرمائے۔) سات مرتبہ۔ (۲)

۵۰۔ بیمار پرسی کی فضیلت

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو وہ بیٹھنے تک جنت کے میوؤں میں چلتا ہے، جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔“ (۳)

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۰/۱۱۸، حدیث: ۳۶۱۶۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان کسی ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور سات دفعہ یہ دعا پڑھے تو اسے عافیت مل جاتی ہے۔“ جامع ترمذی، حدیث: ۲۰۸۳، سنن ابوداؤد، حدیث: ۳۱۰۶، دیکھیے: صحیح ترمذی، ۲/۲۱۰، اور صحیح الجامع، ۵/۱۸۰۔

(۳) جامع ترمذی، حدیث: ۹۶۹، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۴۲، مسند احمد، حدیث: ۹۷۵، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۲۴۴ اور صحیح ترمذی: ۱/۲۸۶، احمد شاہ کرنے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

۵۱۔ زندگی سے ناامید مریض کی دعائیں

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى»۔ ”اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔“^(۱)

نبی کریم ﷺ وفات کے وقت اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈال کر اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھ رہے تھے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ»۔ «اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بے شک موت کی سختیاں ہیں۔»^(۲)

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ

(۱) صحیح بخاری: ۷/۱۰، حدیث: ۴۴۳۵، صحیح مسلم: ۴/۱۸۹۳، حدیث: ۲۴۴۴۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۸/۱۴۴، حدیث: ۴۴۴۹، اس حدیث میں مسواک کا بھی ذکر ہے۔

کی توفیق ہی سے۔“ (۱)

۵۲۔ قریب الموت کو تلقین

«مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». «جس کا آخری کلام یہ ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔» (۲)

۵۳۔ مبتلائے مصیبت کی دعا

«إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا». ”یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور مجھے بدلے میں اس سے زیادہ بہتر دے۔“ (۳)

۵۴۔ میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ (بِاسْمِهِ) وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي

(۱) جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۳۰، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۹۴، البانی نے اسے صحیح کہا ہے،

دیکھیے: صحیح ترمذی ۱۵۲/۳، اور صحیح ابن ماجہ: ۳۱۷/۲۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۱۹۰/۳، حدیث: ۳۱۱۶، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴۳۲/۵۔

(۳) صحیح مسلم: ۶۳۲/۲، حدیث نمبر: ۹۱۸

عَقِبِهِ فِي الْغَايِبِينَ، وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ»۔ ”اے اللہ! فلاں (نام لے کر کہے) کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا جانشین بن اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے رب العالمین! اور اس کے لیے اس کی قبر میں کثادگی فرما اور روشنی کر دے۔“^(۱)

۵۵۔ میت کے لیے نمازِ جنازہ کے دوران کی دعائیں

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [وَعَذَابِ النَّارِ]»۔ ”اے اللہ! اس کی مغفرت فرما دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت دے، اسے معاف فرما دے، اس کی مہمان نوازی اچھی کر، اس کی قبر فراخ کر دے، (اس کے گناہوں کو) دھو دے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل

(۱) صحیح مسلم، ۲/۶۳۴، حدیث نمبر: ۹۲۰

کچیل سے صاف کر دیا، اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور ایسے گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں اور ایسی بیوی جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.» اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مرد اور ہماری عورت کو معاف فرما دے، یا الہی! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو فوت کرے، اسے ایمان پر فوت کر، اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔“^(۲)

(۱) صحیح مسلم، ۲/۶۶۳ حدیث نمبر: ۹۶۳

(۲) سنن ابوداؤد، حدیث: ۳۲۰۱، جامع ترمذی، حدیث: ۱۰۲۴، سنن نسائی، حدیث: ۱۹۸۵، سنن ابن ماجہ: ۱/۴۸۰، حدیث: ۱۴۹۸، مسند احمد: ۲/۳۶۸، حدیث: ۸۸۰۹، اور دیکھیے: صحیح ابن

«اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاعْفُ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ»۔ ”اے اللہ! بلاشبہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، لہذا تو اسے فتنہ قبر اور آگ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا ہے، چنانچہ تو اس کی مغفرت فرما دے اور اس پر رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ مغفرت اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“ (۱)

«اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ احْتَاجُ إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي حَسَنَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ»۔ ”اے اللہ! تیرا (یہ) بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما۔“ (۲)

(۱) سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۹۹، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۲۵۱، سنن ابوداؤد: ۳/۲۱۱، حدیث:

(۲) حاکم نے اسے روایت کیا اور صحیح کہا ہے، اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے: ۱/۳۵۹، دیکھیے:

۵۶۔ بچے کی نمازِ جنازہ کی دعائیں

«اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». ”اے اللہ! اسے عذابِ قبر سے بچا۔“^(۱)

اور اگر وہ کہے: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا لَوَالِدَيْهِ، وَشَفِيعًا مُجْتَبَاً، اللَّهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِينَهُمَا، وَأَعْظَمْ بِهِ أَجُورَهُمَا، وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ، وَاجْعَلْهُ فِي كِفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيمِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَسْلَافِنَا، وَأَفْرَاطِنَا، وَمَنْ سَبَقَنَا بِالْإِيمَانِ» ”اے اللہ! اسے اس کے والدین کے لیے آگے بھیجا ہو اسامان اور ذخیرہ بنادے، اور ایسا سفارش کرنے والا بنا جس کی سفارش قبول کی جائے۔ اے اللہ! اس کے ذریعے ان دونوں کے ترازو کو بھاری کر دے، اس کے ذریعے ان کے اجر کو بڑھا دے، اسے نیک مومنوں کے ساتھ ملا دے، اسے ابراہیم (علیہ السلام) کی کفالت میں رکھ، اپنی رحمت سے اسے جہنم کے عذاب سے بچالے، اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر، اور اس کے اہل

(۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی جس نے کسی بھی غلطی کا ارتکاب نہیں کیا تھا، میں نے انھیں کہتے ہوئے سنا... موطا امام مالک: ۱/۲۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/۲۱۷، سنن بیہقی: ۴/۹، اور شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو اپنی تحقیق شرح السنۃ للبعوی: ۵/۳۵۷ میں صحیح کہا ہے۔

وعیال کے بدلے بہتر اہل وعیال عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے اسلاف، ہمارے
پیش روؤں اور ہم سے پہلے ایمان لانے والوں کی مغفرت فرما۔
تو اچھی بات ہے۔^(۱)

«اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَسَلَفًا، وَأَجْرًا»۔ «اے اللہ! اس (بچے) کو ہمارے
لیے آگے پہنچ کر انتظام کرنے والا، ذخیرہ آخرت اور باعثِ اجر بنادے۔»^(۲)

۵۔ تعزیت کی دعائیں

«إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى... فَلْتَصْبِرْ
وَلْتَحْتَسِبْ»۔ ”یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا،
اور اس کے پاس ہر چیز وقتِ مقررہ کے ساتھ ہے... اس لیے چاہیے کہ تم صبر
کرو اور اس صبر میں اجر و ثواب کی نیت رکھو۔“^(۳)

(۱) دیکھیے: المغنی لابن قدامة: ۳/۴۱۶، الدروس المهمة لعامة الامّة، للشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ
بن باز رحمہ اللہ، ص ۱۵۔

(۲) حسن (بصری) بچے پر سورۃ فاتحہ پڑھتے اور کہتے: ... الحدیث۔ شرح السنۃ للبعوی: ۵/۳۵۷،
مصنف عبدالرزاق، حدیث: ۶۵۸۸، امام بخاری نے اسے تعلیقاً ذکر کیا ہے، کتاب الجنائز، ۶۵،
باب قراءۃ فاتحۃ الكتاب علی الجنائز: ۲/۱۱۳، حدیث نمبر: ۱۳۳۵ سے پہلے۔

(۳) صحیح بخاری: ۲/۸۰، حدیث: ۱۲۸۴، صحیح مسلم: ۲/۶۳۶، حدیث: ۹۲۳۔

اور اگر ساتھ میں یہ بھی کہے: «أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ، وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ، وَغَفَرَ لِمَيِّنِكَ» اللہ تعالیٰ تمہارا اجر بڑھائے اور تمہیں اچھے طریقے سے تسلی دے اور تمہارے فوت شدہ کی مغفرت فرمادے۔“ تو اچھی بات ہے۔^(۱)

۵۸- میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا

«بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ». اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (تمہیں دفن کرتے ہیں)۔“^(۲)

۵۹- میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ تَبِّتْهُ». اے اللہ! اس کی مغفرت فرمادے، اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ۔“^(۳)

(۱) الأذکار للنووی، ص ۱۲۶۔

(۲) سنن ابو داود صحیح سند کے ساتھ: ۳/ ۳۱۴، حدیث: ۳۲۱۵، مسند احمد، حدیث: ۵۲۳۴، حدیث: ۴۸۱۲ مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں: ”اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔“ اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

(۳) نبی کریم ﷺ میت دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہر کر فرماتے: ”اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کیوں کہ اب اس سے سوالات ہوں

۶۰۔ زیارتِ قبور کی دعا

«السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ، مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، [وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ] أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ»۔ ”ان گھروں (قبروں) کے مومن اور مسلمان مکینو! تم پر سلام ہو اور بلاشبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں، [اور ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اللہ رحم فرمائے۔] میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“^(۱)

۶۱۔ آندھی کی دعائیں

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا»۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے

گے۔“ ابو داؤد: ۳/۳۱۵، حدیث: ۳۲۲۳، حاکم نے اسے روایت کر کے صحیح کہا ہے اور ذہبی

نے ان کی موافقت کی ہے: ۱/۳۷۰۔

^(۱) صحیح مسلم: ۲/۶۷۱، حدیث: ۹۷۵، سنن ابن ماجہ: ۱/۴۹۴، حدیث: ۱۵۴۷، ابن ماجہ کی

روایت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، اور قوسین کے درمیان مذکور الفاظ مسلم (۲/۶۷۱،

حدیث: ۹۷۵) نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“^(۱)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ»۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔“^(۲)

۶۲۔ بادل گرجنے کے وقت کی دعا

«سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ»۔ ”پاک ہے وہ ذات کہ گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے

(۱) سنن ابو داود: ۴/۳۲۶، حدیث: ۵۰۹۹، ابن ماجہ: ۲/۱۲۲۸، حدیث: ۳۷۷۷، اور دیکھیے:

صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۰۵۔

(۲) صحیح مسلم: ۲/۶۶۶، حدیث: ۸۹۹، الفاظ مسلم کے ہیں، صحیح بخاری: ۴/۷۶، حدیث: ۳۲۰۶،

حدیث: ۴۸۲۹۔

(تسبیح کرتے ہیں)۔“^(۱)

۶۳- بارش طلب کرنے کی چند دعائیں

«اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيئًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ»۔ ”اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مددگار، خوش گوار، سرسبز کرنے والی، مفید ہو نقصان دہ نہ ہو، جلد ہو، نہ کہ دیر سے آنے والی۔“^(۲)

«اللَّهُمَّ أَغْنِنَا، اللَّهُمَّ أَغْنِنَا، اللَّهُمَّ أَغْنِنَا»۔ ”اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے۔“^(۳)

«اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ، وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَخِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ»۔

”اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت عام کر دے

(۱) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بادل کی گرج سنتے تو باتیں چھوڑ دیتے اور یہ دعا پڑھتے... الحدیث، موطا مالک: ۲/۹۹۲، البانی نے صحیح الکلم الطیب: ۱۵۷ میں فرمایا: صحابی تک اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۱/۳۰۳، حدیث: ۱۱۷۱، البانی نے صحیح ابی داؤد: ۱/۲۱۶ میں اسے صحیح کہا ہے۔

(۳) صحیح بخاری: ۱/۲۲۴، حدیث: ۱۰۱۴، اور صحیح مسلم: ۲/۶۱۳، حدیث: ۸۹۷۔

اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے۔“ (۱)

۶۴۔ بارش نازل ہوتے وقت کی دعا

«اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا». ”اے اللہ! اسے نفع بخش بارش بنا۔“ (۲)

۶۵۔ بارش نازل ہونے کے بعد کی دعا

«مُطَرِّنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ». ”ہم اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ بارش سے نوازے گئے۔“ (۳)

۶۶۔ مطلع صاف ہونے کے لیے دعا

«اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْكَامِ وَالظَّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَايِبِ الشَّجَرِ». ”اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا اور (اب) ہم پر نہ (برسا)۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑیوں پر، اور وادیوں میں نیز درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (بارش برسا)۔“ (۴)

(۱) سنن ابوداؤد: ۱/۳۰۵، حدیث: ۱۱۷۸، البانی نے صحیح ابی داؤد: ۱/۲۱۸ میں اسے حسن کہا ہے۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/۵۱۸، حدیث: ۱۰۳۲۔

(۳) صحیح بخاری: ۱/۲۰۵، حدیث: ۸۴۶، صحیح مسلم: ۱/۸۳، حدیث: ۷۱۔

(۴) صحیح بخاری: ۱/۲۲۲، حدیث: ۹۳۳، صحیح مسلم: ۲/۶۱۴، حدیث: ۸۹۷۔

۶۷۔ چاند دیکھنے کی دعا

«اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ،
وَالتَّوْفِيقِ لِمَا نُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ»۔ ”اللہ سب سے بڑا ہے،
اے اللہ! تو اسے امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ
جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے، ہم پر طلوع فرما، اے
ہمارے رب! (اے چاند!) ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔“^(۱)

۶۸۔ افطار کے وقت کی دعائیں

«ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ»۔ ”پیاس چلی گئی
اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا۔“^(۲)
«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي»۔ ”اے
اللہ! بے شک میں تیری اس رحمت کے ذریعے سے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا

(۱) جامع ترمذی: ۵/۵۰۴، حدیث: ۳۴۵۱، مسند دارمی: ۱/۳۳۶، الفاظ دارمی کے ہیں، اور
دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۵۷۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۲/۳۰۶، حدیث: ۲۳۵۹، وغیرہ، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۲۰۹۔

ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔“ (۱)

۶۹۔ کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

«إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ»۔ "جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے کہنا چاہیے: بسم اللہ اور اگر شروع میں کہنا بھول جائے تو یوں کہے: اللہ کے نام سے اس کے شروع اور آخر میں" (۲)۔

جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے، اسے کہنا چاہیے: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ» "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں اس سے زیادہ بہتر کھلا"۔

اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے، اسے کہنا چاہیے: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ» "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ

(۱) سنن ابن ماجہ: ۱/۵۵۷، حدیث: ۵۳۷۱ یہ دعا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے، حافظ نے الاذکار کی تخریج میں اسے حسن کہا ہے۔ دیکھیے: شرح الاذکار: ۴/۳۴۲۔

(۲) سنن ابو داود: ۳/۳۴۷، حدیث: ۳۷۶۷، جامع ترمذی: ۴/۲۸۸، حدیث: ۱۸۵۸، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۲/۱۶۷۔

نواز" (۱)۔

۷۰۔ کھانے سے فراغت کے بعد کی دعائیں

«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ، مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ»۔

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ

(کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔“ (۲)

«الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ [مَكْفِيٍّ وَلَا] مُوَدَّعٍ، وَلَا

مُسْتَعْتَى عَنْهُ رَبَّنَا»۔ ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ، پاکیزہ

اور بابرکت، نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے)، نہ اسے

چھوڑا گیا ہے اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جاسکتا ہے، اے ہمارے رب۔“ (۳)

۷۱۔ میزبان کے حق میں مہمان کی دعا

«اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ»۔ ”اے اللہ! ان کے

(۱) جامع ترمذی: ۵/۵۰۶، حدیث: ۳۴۵۵، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۵۸۔

(۲) اسے اصحاب سنن نے روایت کیا ہے سوائے نسائی کے: سنن ابوداؤد: حدیث: ۴۰۲۵، جامع

ترمذی، حدیث: ۳۴۵۸، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۲۸۵، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۵۹۔

(۳) صحیح بخاری: ۶/۲۱۴، حدیث: ۵۴۵۸، جامع ترمذی: ۵/۵۰۷، الفاظ ترمذی کے ہیں، حدیث:

لیے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے ان کو دیں اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔“ (۱)

۷۲۔ کھانا پانی طلب کرنے کے لئے بطور تعریض دعا دینا

«اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي»۔ ”اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا۔“ (۲)

۷۳۔ کسی کے ہاں افطاری کرنے کے وقت کی دعا

«أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ»۔ ”روزے دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔“ (۳)

۷۴۔ روزہ دار کی دعا کہ جب کھانا حاضر ہو اور روزہ دار کھانا تناول نہ کرے
«إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا

(۱) صحیح مسلم: ۳/۱۶۱۵، حدیث نمبر: ۲۰۴۲

(۲) صحیح مسلم: ۳/۱۶۲۶، حدیث نمبر: ۲۰۵۵

(۳) سنن ابو داود: ۳/۳۶۷، حدیث: ۳۸۵۶، سنن ابن ماجہ: ۱/۵۵۶، حدیث: ۱۷۴۷، نسائی،

عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۲۹۶-۲۹۸، اور بیان کیا کہ نبی ﷺ جب کسی کے ہاں افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے، البانی نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے: ۲/۳۰-۷۳۰۔

فَلْيُطْعَمُ»، ”جب تم میں سے کسی کو (کھانے کی) دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنی چاہیے، اگر وہ روزہ دار ہو تو اسے (صاحب خانہ کے لیے) دُعا کرنی چاہیے، اور اگر وہ روزہ سے نہ ہو تو اسے کھانا چاہیے۔“^(۱)

حدیث میں وارد لفظ ”فَلْيُصَلِّ“ کے معنی دعا کرنے کے ہیں۔

۷۵۔ روزے دار کو کوئی گالی دے تو کیا کہے؟

«إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ». ”بلاشبہ میں روزے سے ہوں، بلاشبہ میں روزے سے ہوں۔“^(۲)

۷۶۔ پہلا پھل دیکھنے کے وقت کی دعا

«اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا». ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت فرما، ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے لیے ہمارے مُد میں برکت فرما۔“^(۳)

(۱) صحیح مسلم: ۲/۱۰۵۴، حدیث نمبر: ۱۱۵۰

(۲) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۴/۱۰۳، حدیث: ۱۸۹۴، صحیح مسلم: ۲/۸۰۶، حدیث: ۱۱۵۱۔

(۳) صحیح مسلم: ۲/۱۰۰۰، حدیث نمبر: ۱۳۷۳

۷۷۔ چھینک کی دعا

» جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہیے: الْحَمْدُ لِلَّهِ، تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں، اور جو اسے سنے وہ کہے: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، اللہ آپ پر رحم فرمائے، پھر جب وہ اسے يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہے تو چھینکنے والا جواب میں کہے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُفْمِ. اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔«^(۱)

۷۸۔ اگر کافر چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو کیا کہا جائے

» يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُفْمِ. «اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔»^(۲)

۷۹۔ شادی کرنے والے کے لیے دعا

» بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ. «اللہ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ جمع

(۱) صحیح بخاری: ۷/۱۲۵، حدیث نمبر: ۵۸۷۰

(۲) جامع ترمذی: ۵/۸۲، حدیث: ۲۷۴۱، مسند احمد: ۴/۴۰۰، حدیث: ۱۹۵۸۶، سنن ابو داود:

۳۰۸/۴، حدیث: ۵۰۴۰، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۲/۳۵۴۔

کرے۔“ (۱)

۸۰۔ شادی کرنے اور سواری خریدنے والے کی دعا

جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ»، «اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔

اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی چوٹی پکڑے اور یہی دعا پڑھے۔» (۲)

(۱) اسے اصحاب سنن نے روایت کیا ہے سوائے نسائی کے: سنن ابوداؤد، حدیث: ۲۱۳۰، سنن ترمذی، حدیث: ۱۰۹۱، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۹۰۵، نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۲۵۹۔ دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱/۳۱۶۔

(۲) سنن ابوداؤد، حدیث: ۲۲۸/۲، حدیث: ۲۱۶۰، سنن ابن ماجہ: ۱/۶۱۷، حدیث: ۱۹۱۸، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۳۲۴۔

۸۱۔ بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دعا

«بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا»۔ ”اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان (مردود) سے بچا اور اس (اولاد) کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔“^(۱)

۸۲۔ غصہ کے وقت کی دعا

«أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»۔ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔“^(۲)

۸۳۔ مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا

«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا»۔ ”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔“^(۳)

(۱) صحیح بخاری: ۶/۱۴۱، حدیث: ۱۴۱، صحیح مسلم: ۲/۱۰۲۸، حدیث: ۱۴۳۳۔

(۲) صحیح بخاری: ۷/۹۹، حدیث: ۳۲۸۲، صحیح مسلم: ۴/۲۰۱۵، حدیث: ۲۶۱۰۔

(۳) جامع ترمذی: ۵/۴۹۴، ۵/۴۹۳، حدیث: ۳۴۳۲، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۵۳۔

۸۴۔ دورانِ مجلس کی دعا

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک ہی مجلس میں مجلس سے اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ دعا شمار کی جاتی تھی: «رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْعَفُورُ»۔ ”اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور انتہائی مغفرت فرمانے والا ہے۔“^(۱)

۸۵۔ مجلس کا کفارہ

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»۔ ”اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریفوں سمیت، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“^(۲)

(۱) جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۳۴، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۱۴، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱۵۳/۳، صحیح ابن ماجہ: ۳۲۱/۲، الفاظ ترمذی کے ہیں۔

(۲) اصحابِ سنن نے اسے روایت کیا ہے: سنن ابوداؤد، حدیث: ۴۸۵۸، جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۳۳، نسائی، حدیث: ۱۳۴۴، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱۵۳/۳۔ ”یہ ثابت ہے کہ عائشہ رضی

۸۶۔ اس شخص کے لئے دعا جو یہ کہے اللہ آپ کی مغفرت فرمائے

«وَلَكَ»۔ ”اور اللہ آپ کی بھی مغفرت فرمائے۔“^(۱)

۸۷۔ حسن سلوک کرنے والے کے لیے دعا

«جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا»۔ ”اللہ تمہیں (اس سے) زیادہ بہتر بدلہ دے۔“^(۲)

۸۸۔ وہ اذکار جن کے اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دجال سے محفوظ رکھے گا

”جو شخص سورہ کہف کی شروع کی دس آیتیں حفظ کرے گا وہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔“

اللہ عنہا نے یہ بیان کیا: ”رسول اللہ ﷺ کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا قرآن کریم کی تلاوت فرماتے یا نماز پڑھتے تو اس کا اختتام ان الفاظ پر کرتے تھے...“ الحدیث، نسائی: عمل الیوم واللیلة، حدیث: ۳۰۸، مسند احمد: ۶/۷۷، حدیث: ۲۴۴۸۶، ڈاکٹر فاروق حمادہ نے عمل الیوم واللیلة للنسائی کی تحقیق میں اسے صحیح کہا ہے، ص ۲۷۳۔

^(۱) مسند احمد، ۵/۸۲، حدیث: ۲۰۷۷۸، نسائی: عمل الیوم واللیلة، ص ۲۱۸، حدیث: ۴۲۱، تحقیق ڈاکٹر فاروق حمادہ۔

^(۲) جامع ترمذی، حدیث: ۲۰۳۵، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۶۲۴ اور صحیح ترمذی: ۲/۲۰۰۔

اور ہر نماز کے آخری تشہد میں دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگنا بھی اس سے تحفظ کا باعث ہے۔^(۱)

۸۹۔ مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے، کہنے والے کو دعا
 «أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ». ”وہ ہستی (اللہ تعالیٰ) تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم نے مجھ سے محبت کی۔“^(۲)

۹۰۔ اس شخص کے حق میں دعا جو آپ کے سامنے اپنا مال پیش کرے
 «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ». ”اللہ تعالیٰ تیرے لئے تیرے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت عطا فرمائے۔“^(۳)

۹۱۔ قرض کی ادائیگی کے وقت قرض دینے والے کے لیے دعا
 «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ».

(۱) صحیح مسلم ۱/۵۵۵، حدیث: ۸۰۹، ایک دوسری روایت میں ہے: سورہ کھف کی آخری دس آیتیں: ۱/۵۵۶، حدیث: ۸۰۹۔

(۲) سنن ابوداؤد، ۴/۳۳۳، حدیث: ۵۱۲۵، اور البانی نے صحیح ابی داؤد میں اسے حسن کہا ہے: ۳/۹۶۵۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۴/۲۸۸، حدیث: ۲۰۴۹۔

”اللہ تعالیٰ تیرے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت عطا فرمائے، قرض کا صلہ تو صرف اور صرف شکریہ اور ادا ینگى ہے۔“^(۱)

۹۲۔ شرک سے خوف کی دعا

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ»۔
 ”اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ جان بوجھ کر (کسی کو) تیرا شریک ٹھہراؤں، اور میں تجھ سے ان غلطیوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں جنہیں میں نہیں جانتا۔“^(۲)

۹۳۔ برکت کی دعا دینے والے کے حق میں دعا

«وَفِيكَ بَارَكَ اللَّهُ»۔ ”اور اللہ تعالیٰ تجھے بھی برکت عطا کرے۔“^(۳)

(۱) نسائی: عمل الیوم واللیلۃ، ص ۳۰۰، سنن ابن ماجہ: ۲/۸۰۹، حدیث: ۲۴۲۴، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/۵۵۔

(۲) مسند احمد: ۴/۴۰۳، حدیث: ۱۹۶۰۶، الأدب المفرد للبخاری، حدیث: ۷۱۶، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۳/۲۳۳، صحیح الترغیب والترہیب للالبانی: ۱/۱۹۔

(۳) ابن سنی، ص ۱۳۸، حدیث: ۲۷۸، اور دیکھیے: الوابل الصیب لابن القیم، ص ۳۰۴، تحقیق بشیر محمد عیون۔

۹۴۔ بد شگونوں سے ناپسندیدگی کی دعا

«اللَّهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ».

”اے اللہ! نہیں ہے کوئی بد شگونی، مگر تیری ہی بد شگونی (یعنی تیرے ہی حکم سے) اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری ہی بھلائی (یعنی تیری ہی مشیت سے) اور تیرے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔“^(۱)

۹۵۔ سواری پر بیٹھنے کی دعا

«بِسْمِ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ».

”اللہ تعالیٰ کے نام سے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کر دیا ورنہ

(۱) مسند احمد: ۲/۲۲۰، حدیث: ۷۰۴۵، ابن سنی، حدیث: ۲۹۲، البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحة میں اسے صحیح کہا ہے: ۳/۵۴، حدیث: ۱۰۶۵، نیک فال کو نبی ﷺ نے پسند فرمایا ہے، اسی لیے ایک موقع پر ایک شخص سے آپ نے اچھا کلمہ سنا تو آپ کو اچھا لگا اور فرمایا: ”تیری فال ہم نے تیرے منہ ہی سے لی ہے۔“ سنن ابوداؤد، حدیث: ۳۷۱۹، مسند احمد، حدیث: ۹۰۴۰، البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحة میں اسے صحیح کہا ہے: ۲/۳۶۳، اخلاق النبی ﷺ از ابو الشیخ، ص ۲۷۰۔

قابو میں کر لینے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی لمبی مسافت ہم سے لپیٹ دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے اور (تو ہی ہمارا) جانشین ہے گھر والوں میں، اے اللہ! سفر کی مشقت، (اس کے) تکلیف دہ منظر اور مال اور گھر والوں میں بری تبدیلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہے اور ان میں یہ اضافہ کرے: «آيْبُون، تَائِبُون، عَابِدُون، لِرَبَّنَا حَامِدُون»۔ ”(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔“^(۱)

۹۷۔ کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا

«اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ

(۱) صحیح مسلم: ۲/۹۷۸، حدیث نمبر: ۱۳۴۲

أَهْلِيهَا، وَشَرَّ مَا فِيهَا»۔ ”اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر یہ سایہ کیے ہوئے ہیں، اور ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے رب جنہیں یہ اٹھائے ہوئے ہیں، شیطانوں کے اور ان کے رب جن کو انھوں نے گمراہ کیا، ہواؤں اور ان چیزوں کے رب جو انھوں نے اڑائی ہیں، میں تجھ سے اس بستی، اس کے باشندوں اور اس (بستی) میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے باسیوں کے شر سے اور (ان چیزوں کے) شر سے جو اس میں ہیں۔“^(۱)

۹۸- بازار میں داخل ہونے کی دعا

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے، وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ

(۱) حاکم نے اسے روایت کر کے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے: ۲/۱۰۰، ابن سنی، حدیث: ۵۲۴، حافظ نے الأذکار کی تخریج میں اسے حسن کہا ہے: ۵/۱۵۴، علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسے نسائی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ دیکھیے: تحفۃ الأخیار،

ہے مرتا نہیں، اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔“ (۱)

۹۹۔ سواری پھسلنے کے وقت کی دعا

«بِسْمِ اللَّهِ». ”اللہ کے نام کے ساتھ۔“ (۲)

۱۰۰۔ مقیم کے حق میں مسافر کی دعا

«أَسْتَوِدُّعُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ». ”میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔“ (۳)

۱۰۱۔ مسافر کے حق میں مقیم کی دعائیں

«أَسْتَوِدُّعُ اللَّهَ دِينَكَ، وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ». ”میں تمہارا دین،

(۱) جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۲۸، سنن ابن ماجہ: ۵/۲۹۱، حدیث: ۳۸۶۰، مستدرک حاکم: ۵۳۸/۱، البانی نے صحیح ابن ماجہ: ۲/۲۱، اور صحیح ترمذی: ۳/۱۵۲ میں اسے حسن کہا ہے۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۴/۲۹۶، حدیث: ۴۹۸۲، امام البانی نے صحیح ابی داؤد: ۳/۹۴۱ میں اسے صحیح کہا ہے۔

(۳) مسند احمد: ۲/۴۰۳، حدیث: ۹۲۳۰، سنن ابن ماجہ: ۲/۹۴۳، حدیث: ۲۸۲۵، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/۱۳۳۔

تمھاری امانت اور تمھارا آخری عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“ (۱)

«زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى، وَعَفَّرَ ذَنْبَكَ، وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ». ”اللہ تمھیں تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے، تمھارے گناہ بخش دے اور تم جہاں بھی رہو تمھارے لیے بھلائی آسان کر دے۔“ (۲)

۱۰۲۔ دورانِ سفر تسبیح و تکبیر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: «جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔» (۳)

۱۰۳۔ دورانِ سفر صبح کے وقت کی دعا

«سَمِعَ سَامِعٌ مُحَمَّدَ اللَّهِ، وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبِنَا، وَأَفْضَلُ عَلَيْنَا، عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ». ”ایک سننے والے نے اللہ کی تعریف سنی اور ہم پر اس کے جو اچھے انعامات ہوئے (ان کا تذکرہ بھی سنا) اے ہمارے رب!

(۱) مسند احمد: ۲/۷، حدیث: ۴۵۲۴، جامع ترمذی: ۵/۴۹۹، حدیث: ۳۴۴۳، البانی نے صحیح سنن ترمذی میں اسے صحیح کہا ہے: ۳/۴۱۹۔

(۲) جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۴۴، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۵۵۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/۱۳۵، حدیث: ۲۹۹۳۔

ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر مہربانی فرما، (ہم یہ دعا کرتے ہیں) اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے آگ (کے عذاب) سے۔“^(۱)

۱۰۴۔ دورانِ سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ». ”میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔“^(۲)

۱۰۵۔ سفر سے واپسی کی دعا

ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہے، پھر کہے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيُّونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

(۱) صحیح مسلم: ۴/۲۰۸۶، حدیث: ۲۷۱۸، حدیث میں وارد لفظ ”سَمِعَ سَامِعٌ“ کا معنی: اللہ کی نعمتوں پر جب ہم نے حمد و ثنا کی تو گواہی دینے والے نے گواہی دی۔ اور ”سَمِعَ سَامِعٌ“ کا معنی: سننے والے نے ہماری بات کو دوسروں تک پہنچایا، اس جیسی بات سحر کے وقت ذکر اور دعا کے اہتمام کرنے کے لئے بطور تنبیہ فرمائی۔ شرح النووی علی صحیح مسلم: ۱۷/۳۹۔

(۲) صحیح مسلم: ۴/۲۰۸۰، حدیث نمبر: ۲۷۰۹

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور ساری تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام (مخالف) گروہوں کو شکست دے دی۔" (۱)

۱۰۶۔ خوشخبری یا ناپسندیدہ بات سننے والا کیا کہے؟

رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی خوش کن خبر آتی تو آپ فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ» "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کے انعام کے باعث ہی نیک کام مکمل ہوتے ہیں۔"

اگر کوئی ناپسندیدہ معاملہ سامنے آتا تو فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ»۔ "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ہر حال میں۔" (۲)

(۱) جب رسول اللہ ﷺ کسی جنگ یا حج سے واپس تشریف لاتے تو یہ کہتے۔ صحیح بخاری: ۷/۱۶۳،

حدیث: ۱۷۹۷، صحیح مسلم: ۲/۹۸۰، حدیث: ۱۳۴۴۔

(۲) عمل الیوم واللیلة لابن سنی، حدیث: ۳۷۷، حاکم نے اسے روایت کر کے صحیح کہا ہے: ۱/۴۹۹،

البانی نے صحیح الجامع میں اسے صحیح کہا ہے: ۴/۲۰۱۔

۱۰۷۔ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

نبی ﷺ نے فرمایا: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا»۔ ”جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔“^(۱) جیسے کہ: (اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود و سلام نازل فرما۔) نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُ»۔ ”میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔“^(۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ»۔ ”بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“^(۳)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ»۔ ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو روئے

(۱) صحیح مسلم: ۱/۲۸۸، حدیث: ۳۸۴۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۰۴۴، مسند احمد: ۲/۳۶۷، حدیث: ۸۸۰۴، اور البانی نے

صحیح ابی داؤد میں اسے صحیح کہا ہے: ۲/۳۸۳۔

(۳) جامع ترمذی: ۵/۵۵۱، حدیث: ۳۵۴۶، وغیرہ، نیز دیکھیے: صحیح الجامع: ۳/۲۵، اور صحیح

ترمذی: ۳/۱۷۷۔

زمین میں چلتے پھرتے ہیں، وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔“ (۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أُرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ»۔ ”کوئی شخص (جب) بھی مجھے سلام کہتا ہے، اللہ تعالیٰ میری روح مجھے واپس لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اسے سلام کا جواب دوں۔“ (۲)

۱۰۸۔ سلام کو پھیلانا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَّلَا أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ، أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»۔ ”تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ تم مومن نہیں ہو گے اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک کہ تم باہم محبت نہ کرو گے، کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے! آپس میں سلام کثرت سے کہو۔“ (۳)

(۱) سنن نسائی: ۳/۴۳، حدیث: ۱۲۸۲، مستدرک حاکم: ۲/۴۲۱، البانی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/۲۷۷۔

(۲) سنن ابوداؤد، حدیث: ۲۰۴۱، البانی نے صحیح ابی داؤد میں اسے حسن کہا ہے: ۱/۳۸۳۔

(۳) صحیح مسلم: ۱/۷۷، حدیث: ۵۴، مسند احمد، حدیث: ۱۴۳۰، الفاظ مسند احمد کے ہیں، اور صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: (لا تدخلون...)۔

«ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ: الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ»۔ "تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس نے انہیں اپنے اندر جمع کر لیا، اس نے ایمان کو اکٹھا کر لیا: اپنے نفس سے انصاف کرنا، دنیا میں سلام کو عام کرنا، اور تنگدستی کے باوجود خرچ کرنا۔" (۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا، کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»۔ "تم کھانا کھلاؤ، اور سلام کہو اسے جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے ہو۔" (۲)

۱۰۹۔ کافر کے سلام کا جواب

نبی ﷺ کا فرمان ہے: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ»۔ "جب اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) تمہیں سلام کہیں تو تم کہو: وعلیکم (اور تم پر بھی)۔" (۳)

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۱/۸۲، حدیث: ۲۸، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا قول ہے (جو موقوف اور معلق ہے)۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۱/۵۵، حدیث: ۱۲، صحیح مسلم: ۱/۶۵، حدیث: ۳۹۔

(۳) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/۴۲، حدیث: ۶۲۵۸، صحیح مسلم: ۴/۱۷۰۵، حدیث: ۲۱۶۳۔

۱۱۰۔ مرغ کے بولنے اور گدھے کے رینگنے کے وقت کی دعا

«إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ؛ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا»۔
 «جب تم مرغ کی پکار سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیوں کہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے، جیسے یہ کہے: (اے اللہ، میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا سوال کرتا ہوں)۔ اور جب تم گدھے کے رینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، اس لیے کہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔»^(۱) جیسے یہ کہے: (میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں)۔

۱۱۱۔ رات کو کتوں کے بھونکنے کے وقت کی دعا

«إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحَمِيرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْهُمْ؛ فَإِنَّهُمْ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ»۔ "جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینگنے کی آواز سنو تو ان سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کرو کیوں کہ یہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھ پاتے۔"^(۲)

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۶/۳۵۰، حدیث: ۳۳۰۳، صحیح مسلم: ۴/۲۰۹۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

(۲) سنن ابو داود: ۴/۳۲۷، حدیث: ۵۱۰۵، مسند احمد: ۳/۳۰۶، حدیث: ۱۴۲۸۳، اور امام البانی

نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے: ۳/۹۶۱۔

جیسے یہ کہے: "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ"
(میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔)

۱۱۲۔ ایسے شخص کے لیے دعا جسے تم نے گالی دی ہو

نبی ﷺ نے فرمایا: «اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ ”اے اللہ! جس کسی مومن کو میں نے برا بھلا کہا، تو اسے اس (مومن) کے لیے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔“^(۱)

۱۱۳۔ مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف میں کیا کہے؟

نبی ﷺ نے فرمایا: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مُحَالَةً فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُرْكَبِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، أَحْسِبُهُ—إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ—كَذَا وَكَذَا»۔ ”اگر تم میں سے کسی کے لیے اپنے ساتھی کی تعریف کرنا ناگزیر ہو جائے تو اسے کہنا چاہیے: میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں اور اللہ ہی اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کو پاک نہیں ٹھہراتا۔ میں

^(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/۱۷۱، حدیث: ۶۳۶۱، صحیح مسلم، ۴/۲۰۰۷، حدیث: ۲۶۰۱، مسلم

کے الفاظ یہ ہیں: ”اسے اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت کا ذریعہ بنا دے۔“

اسے - اگر وہ یہ بات جانتا ہو - ایسا ایسا سمجھتا ہوں۔" (۱)

۱۱۴- جب مسلمان اپنی تعریف سے تو کیا کہے؟

«اللَّهُمَّ لَا تُوَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاعْفُ عَنِّي مَا لَا يَعْلَمُونَ، [وَاجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ]»۔ ”اے اللہ! میری اس کی وجہ سے گرفت نہ فرمانا جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں اور میرے لئے ان (گناہوں) کی مغفرت فرما دے جو یہ نہیں جانتے [اور مجھے اس سے زیادہ بہتر بنا دے جو یہ (میرے بارے میں) گمان رکھتے ہیں]۔“ (۲)

۱۱۵- حج یا عمرے کا احرام باندھنے والا بلیک کیسے کہے؟

«لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنَّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ»۔ ”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور نعمت

(۱) صحیح مسلم: ۴/۲۲۹۶، حدیث: ۳۰۰۰۔

(۲) بخاری: الادب المفرد، حدیث: ۷۶۱، البانی نے صحیح الادب المفرد میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۸۵، اور قوسین والے الفاظ کو نبیہی نے شعب الایمان ۴/۲۲۸ میں دوسری سند سے روایت کیا ہے۔

تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“^(۱)

۱۱۶۔ حجرِ اسود کے قریب جا کر اللہ اکبر کہنا

"نبی کریم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، جب آپ حجرِ اسود کے پاس آتے تو اس کی طرف، اپنے پاس موجود کسی چیز کے ذریعے سے اشارہ کرتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے۔“^(۲)

۱۱۷۔ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کی دعا

﴿...رَبَّنَا عَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“^(۳)

۱۱۸۔ صفا اور مروہ پر ٹھہرنے کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب صفا کے قریب ہوئے تو تلاوت کیا: «إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۳/۴۰۸، حدیث: ۱۵۴۹، صحیح مسلم: ۲/۸۴۱، حدیث: ۱۱۸۴۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۳/۴۷۶، حدیث: ۱۶۱۳، حدیث میں وارد لفظ "کسی چیز" سے مراد خم دار چھڑی ہے۔ دیکھیے: صحیح بخاری مع الفتح: ۳/۴۷۲۔

(۳) سنن ابو داود: ۲/۴۹، حدیث: ۱۸۹۴، مسند احمد: ۳/۴۱۱، حدیث: ۱۵۳۹۸، شرح السنۃ للبخاری: ۷/۱۲۸، البانی نے صحیح ابی داود میں اسے حسن کہا ہے: ۱/۳۵۴، سورۃ البقرۃ: ۲۰۱۔

مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ...، أَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ» (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں...) میں اسی سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی ہے۔“

پھر نبی ﷺ نے ”صفا“ سے آغاز فرمایا۔ اس کے اوپر چڑھتے گئے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا، پھر قبلہ کی طرف رخ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور کبریائی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ، قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ» ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی۔“ پھر اس کے درمیان دعا کی، آپ ﷺ نے اسی طرح تین بار فرمایا۔ پوری حدیث۔ اس کے اندر یہ اضافہ بھی ہے: اور پھر مروہ پر ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا^(۱)۔

(۱) صحیح مسلم: ۲/۸۸۸، حدیث: ۱۲۱۸، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۵۸

۱۱۹۔ یوم عرفہ کی دعا

نبی ﷺ نے فرمایا: «خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»۔ "سب سے بہتر دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔ اور (اس دن) جو کچھ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اس میں سب سے افضل یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" (۱)۔

۱۲۰۔ مشعر حرام کے پاس ذکر

"نبی ﷺ قصواء (اونٹنی) پر سوار ہو گئے۔ جب مشعر حرام پہنچے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اللہ کی تکبیر و تہلیل میں لگے رہے اور کلماتِ توحید کہتے رہے۔ پھر خوب روشنی ہونے تک یہیں ٹھہرے رہے، اس کے بعد سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔" (۲)

(۱) جامع ترمذی، حدیث: ۳۵۸۵، البانی نے صحیح ترمذی: (۱۸۴/۳) اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ

۶/۴ میں اسے حسن کہا ہے۔

(۲) صحیح مسلم: ۸۹۱/۲، حدیث نمبر: ۱۲۱۸

۱۲۱۔ رمی جمرات کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

"رسول اللہ ﷺ تینوں جمرات کے پاس جب بھی کنکری پھینکتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھتے اور پہلے اور دوسرے جمرے کے بعد قبلہ رخ ہوتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا بھی فرماتے، تاہم جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہوئے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس ٹھہرے بغیر واپس ہو جاتے۔" (۱)

۱۲۲۔ تعجب اور خوشی کے وقت کی دعائیں

«سُبْحَانَ اللَّهِ!». ”اللہ پاک ہے۔“ (۲)

«اللَّهُ أَكْبَرُ!». ”اللہ سب سے بڑا ہے۔“ (۳)

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۳/۵۸۳، حدیث: ۱۷۵۱، اس کے الفاظ وہیں ملاحظہ کیجیے۔ نیز دیکھیے: صحیح

بخاری مع الفتح: ۳/۵۸۳، ۳/۵۸۴، ۳/۵۸۱، حدیث: ۱۷۵۳، مسلم نے بھی اسے روایت

کیا ہے، حدیث: ۱۲۱۸۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۱/۲۱۰، ۳۹۰، ۴۱۴، حدیث: ۱۱۵، ۳۵۹۹، ۶۲۱۸، صحیح مسلم: ۴/

۱۸۵۷، حدیث: ۱۶۷۷۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۸/۴۴۱، حدیث: ۴۷۴۱، ۳۰۶۲، جامع ترمذی، حدیث: ۲۱۸۰، نسائی فی

الکبری، حدیث: ۱۱۱۸۵، اور دیکھیے: صحیح ترمذی: ۲/۱۰۳، ۲/۲۳۵، اور مسند احمد: ۵/۲۱۸،

حدیث: ۲۱۹۰۰۔

۱۲۳۔ خوشخبری ملنے پر کیا کرے

«كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ يُسْرُّ بِهِ حَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى». "نبی ﷺ کو کسی خوش کن چیز کی اطلاع ملتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔" (۱)

۱۲۴۔ جسم میں تکلیف محسوس ہو تو کیا کرے اور کیا کہے؟

"جسم کے جس حصے میں تکلیف ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو: (بسم اللہ) تین مرتبہ) اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: «أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَازِرُ». میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس تکلیف کے شر سے، جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔" (۲)

۱۲۵۔ خود اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کہے؟

"جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی میں، اپنی ذات میں یا اپنے مال میں کوئی

(۱) اسے نسائی کے علاوہ تمام اصحاب سنن نے روایت کیا ہے: سنن ابوداؤد، حدیث: ۲۷۷۴، جامع ترمذی، حدیث: ۱۵۷۸، سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۳۹۴، نیز دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۲۳۳، اور ارواء الغلیل: ۲/۲۲۶۔

(۲) صحیح مسلم: ۴/۱۷۲۸، حدیث نمبر: ۲۲۰۲

خوش کن چیز دیکھے تو اسے اس کے لئے برکت کی دعا کرنی چاہیے کیوں کہ نظر (لگ جانا) حق ہے۔“^(۱)

۱۲۶۔ گھبراہٹ کے وقت کیا کہا جائے؟

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“^(۲)

۱۲۷۔ عام جانور یا اونٹ ذبح کرتے وقت کیا کہے؟

«بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ [اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ] اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي»۔ ”(میں) اللہ تعالیٰ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لیے ہے، اے اللہ! تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما۔“^(۳)

(۱) مسند احمد: ۴/۴۲۷، حدیث: ۱۵۷۰۰، ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۰۸، موطأ مالک: ۳/۱۱۸-۱۱۹، البانی نے صحیح الجامع میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/۲۱۲، نیز دیکھیے: تحقیق زاد المعاد للارناؤوط: ۲/۱۷۰۔

(۲) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۶/۳۸۱، حدیث: ۳۳۴۶، صحیح مسلم: ۴/۲۲۰۸، حدیث: ۲۸۸۰۔

(۳) صحیح مسلم: ۳/۱۵۵۷، حدیث: ۱۹۶۷، بیہقی: ۹/۲۸۷، قوسین والے الفاظ سنن بیہقی:

۹/۲۸۷ وغیرہ میں ہیں، آخری جملہ صحیح مسلم سے روایت بالمعنی ماخوذ ہے۔

۱۲۸۔ سرکش شیطانوں کے مکرو فریب سے بچنے کی دعا

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُلَاقِيَنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ: مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرًّا وَذَرًّا، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ».

”میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی برا آگے نہیں گزر سکتا، اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور وجود عطا کیا اور اس چیز کے شر سے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے، سوائے رات کو ایسے آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے!“^(۱)

(۱) مسند احمد: ۳/۴۱۹، حدیث: ۱۵۴۶۱، بسند صحیح، ابن سنی، حدیث: ۶۳۷، ارناؤوط نے طحاویہ کی تخریج ص ۱۳۳، میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے، نیز دیکھیے: مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۷۔

۱۲۹- توبہ واستغفار

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، میں دن میں سو دفعہ اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“^(۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: »جس نے یہ دعا پڑھی: «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ». (میں عظمت والے اللہ سے مغفرت کا خواستگار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کو تھامنے والا ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں)، اللہ اسے بخش دے گا، اگرچہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگا ہی کیوں نہ ہو۔«^(۳)

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: (۱۰۱/۱۱)، حدیث: ۶۳۰۷۔

(۲) صحیح مسلم: ۲۰۷۶/۴، حدیث نمبر: ۲۷۰۲۔

(۳) سنن ابوداؤد: ۸۵/۲، حدیث: ۱۵۱۷، جامع ترمذی: ۵/۵۶۹، حدیث: ۳۵۷۷، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے: ۱/۵۱۱، البانی نے اسے صحیح کہا ہے، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۱۸۲/۳، اور جامع الأصول لأحادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۸۹-۳۹۰ بتحقیق ارناؤوط۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رب تعالیٰ بندے کے سب سے نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے، اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہو جو اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔“^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ نزدیک سجدہ کرتے ہوئے ہوتا ہے، لہذا (سجدے میں) زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو۔“^(۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو دفعہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔“^(۳)

۱۳۰۔ تسبیح، حمد و ثناء، لا الہ الا اللہ اور تکبیر کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «جس نے کہا: «سُبْحَانَ اللَّهِ

(۱) جامع ترمذی، حدیث: ۳۵۷۹، سنن نسائی: ۱/۲۷۹، حدیث: ۵۷۲، متدرک حاکم: ۱/۳۰۹، نیز دیکھیے: صحیح ترمذی: ۳/۱۸۳، اور جامع الاصول بتحقیق ارناؤوط: ۴/۱۴۴۔

(۲) صحیح مسلم: ۱/۳۵۰، حدیث نمبر: ۴۸۲

(۳) صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۵، حدیث: ۲۷۰۲، ابن الاثیر نے فرمایا: ”پردہ سا آنے“ سے مراد سہو (بھول) ہے، کیوں کہ آپ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ ذکر، قربت اور مراقبے میں رہتے، جب بعض اوقات ان میں سے کسی عمل میں کچھ غفلت ہو جاتی یا آپ بھول جاتے تو اسے اپنا گناہ شمار کرتے اور فوراً استغفار شروع کر دیتے۔ دیکھیے: جامع الاصول: ۴/۳۸۶۔

وَيَحْمَدُهُ»۔ (میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ)۔ دن میں سو بار، اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔»^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جس نے یہ دعا پڑھی: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور ساری تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے)۔ دس دفعہ، تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کیے۔»^(۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بڑے ہلکے ہیں، میزان میں بڑے وزنی ہیں اور رحمان کو بڑے محبوب ہیں: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ»۔ (پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت، پاک ہے اللہ بہت عظمت والا)۔»^(۳)

(۱) صحیح بخاری: ۷/۱۶۸، حدیث: ۶۴۰۵، صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۱، حدیث: ۲۶۹۱۔

(۲) صحیح بخاری: ۷/۶۷، حدیث: ۶۴۰۴، الفاظِ مسلم کے ہیں: ۴/۲۰۷۱، حدیث: ۲۶۹۳۔

(۳) صحیح بخاری: ۷/۱۶۸، حدیث: ۶۴۰۴، مسلم: ۴/۲۰۷۲، حدیث: ۲۶۹۴۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«میرا یہ کہنا: «سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ»۔
(اللہ پاک ہے، ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود
برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے)، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب
ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔»^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکی
کرنے سے عاجز ہے؟“ آپ ﷺ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے دریافت کیا
کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”وہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے
یا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔“^(۲)

«جس نے کہا: «سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ»۔ (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا
ہوں جو بہت بڑا ہے، اس کی تعریف کے ساتھ)۔ اس کے لیے جنت میں کھجور

(۱) صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۲، حدیث نمبر: ۲۶۹۵

(۲) صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۳، حدیث نمبر: ۲۶۹۸

کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔»^(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانہ کے بارے میں نہ بتا دوں؟) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں! (ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا کہ کہو: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». «اللہ کے بغیر نہ (نیکی کرنے کی) کوئی طاقت ہے اور نہ (برائی سے رکنے کی) کوئی قوت»^(۲)۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللہ کے نزدیک سب سے محبوب کلام چار ہیں: «سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ»۔ (اللہ پاک ہے، ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے)، تم ان کلمات میں سے جسے چاہو پہلے ذکر کرو، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔»^(۳)

(۱) جامع ترمذی: ۵/۵۱۱، حدیث: ۳۴۶۴، حاکم: ۱/۵۰۱ نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، نیز دیکھیے: صحیح الجامع: ۵/۵۳۱، اور صحیح ترمذی: ۳/۱۶۰۔

(۲) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/۲۱۳، حدیث: ۴۲۰۶، صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۶، حدیث: ۲۷۰۴۔

(۳) صحیح مسلم: ۳/۱۶۸۵، حدیث نمبر: ۲۱۳۷۔

ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کچھ کلمات سکھائیے جنہیں میں (بطور ذکر) کہا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ یہ دعا پڑھا کیجئے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ» اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا، بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ، پاک ہے اللہ جو ساری کائنات کا رب ہے، برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ غالب (اور) حکمت والے ہی کی توفیق سے۔“

اعرابی کہنے لگا کہ یہ تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ یہ دعا پڑھا کیجئے: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي»۔

» اے اللہ! میری مغفرت فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق دے۔«^(۱)

(۱) صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۲، حدیث: ۲۶۹۶، اور ابوداؤد: ۱/۲۲۰، حدیث: ۸۳۲ نے یہ الفاظ زائد

بیان کیے ہیں کہ جب اعرابی واپس مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً اس آدمی نے اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔“

جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اسے نماز سکھاتے، پھر اسے حکم فرماتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي»۔ ”اے اللہ! میری مغفرت فرما دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔“^(۱)

«إِنَّ أَفْضَلَ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَأَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»۔

» سب سے افضل دعایہ ہے: تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں، اور سب سے افضل ذکر یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔«^(۲)

» الباقیات الصالحات (باقی رہنے والے اعمال) یہ ہیں: «سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»۔ اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ (نیکی کرنے کی) کوئی طاقت ہے اور

(۱) صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۳، حدیث: ۲۶۹۷۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”یہ کلمات تیرے لیے تیری دنیا اور آخرت جمع کر دیں گے۔“

(۲) جامع ترمذی: ۵/۴۶۲، حدیث: ۳۳۸۳، سنن ابن ماجہ: ۲/۱۲۴۹، حدیث: ۳۸۰۰، مستدرک حاکم: ۱/۵۰۳، حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، نیز دیکھیے: صحیح الجامع: ۱/۳۶۲۔

نہ (برائی سے بچنے کی) کوئی قوت۔»^(۱)

۱۳۱۔ نبی کریم ﷺ تسبیح کیسے پڑھتے تھے؟

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں نے نبی کریم ﷺ کو تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔“ اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ”اپنے داہنے ہاتھ سے۔“^(۲)

۱۳۲۔ نوع بہ نوع خیر اور جامع آداب

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا اندھیرا چھا جائے یا فرمایا: جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لیا کرو کیوں کہ اس وقت شیطان پھلتے ہیں، جب رات کا کچھ وقت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو،

(۱) مسند احمد، حدیث: ۵۱۳، بہ ترتیب احمد شاکر، دیکھیے: مجمع الزوائد: ۱/۲۹۷، حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اسے ابو سعید کی روایت سے بحوالہ نسائی [السنن الکبریٰ] حدیث: ۱۰۶۱۷ کے تحت نقل کیا ہے اور فرمایا کہ اسے ابن حبان، [حدیث: ۸۴۰]، اور حاکم (حدیث: ۵۴۱/۱) نے صحیح کہا ہے۔

(۲) ان الفاظ کے ساتھ ابوداؤد نے روایت کیا ہے: ۸۱/۲، حدیث: ۱۵۰۲، جامع ترمذی: ۵۲۱/۵، حدیث: ۳۴۸۶، نیز دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۲۷۱، حدیث: ۳۸۶۵، البانی نے صحیح سنن ابوداؤد میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/۳۱۱۔

کیوں کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا، اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزے کے
تسمے بند کر دیا کرو، اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر برتن ڈھانپ دیا کرو خواہ ان پر کوئی
چیز ہی رکھ دیا کرو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔“^(۱)

دروود و سلام اور برکت نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ، آپ کی آل اور تمام
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر۔



(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۸۸/۱۰، حدیث: ۵۶۲۳، صحیح مسلم: ۱۵۹۵/۳، حدیث: ۲۰۱۲۔

فہرست

۲	 مقدمہ
۴	 ذکر کی فضیلت
۹	 ۱- نیند سے بیدار ہونے کے اذکار
۱۴	 ۲- لباس پہننے کی دعا
۱۴	 ۳- نیا لباس پہننے کی دعا
۱۵	 ۴- نیا لباس پہننے والے کے لیے دعا
۱۵	 ۵- لباس اتارتے وقت کیا پڑھے؟
۱۶	 ۶- بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا
۱۶	 ۷- بیت الخلا سے نکلنے کی دعا
۱۶	 ۸- وضو سے پہلے کا ذکر
۱۶	 ۹- وضو کے بعد کا ذکر
۱۷	 ۱۰- گھر سے نکلنے وقت کا ذکر
۱۸	 ۱۱- گھر میں داخل ہوتے وقت کا ذکر
۱۹	 ۱۲- مسجد کی طرف جانے کی دعا
۲۱	 ۱۳- مسجد میں داخل ہونے کی دعا
۲۲	 ۱۴- مسجد سے نکلنے کی دعا
۲۳	 ۱۵- اذان کے اذکار

- ۱۶۔ استفتاح (نماز شروع کرنے) کی دعا ۲۴
- ۱۷۔ رکوع کی دعا ۳۰
- ۱۸۔ رکوع سے اٹھنے کی دعا ۳۲
- ۱۹۔ سجدے کی دعا ۳۳
- ۲۰۔ دو سجدوں کے درمیان کی دعا ۳۵
- ۲۱۔ سجدہ تلاوت کی دعا ۳۶
- ۲۲۔ تشہد ۳۷
- ۲۳۔ تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود و سلام ۳۸
- ۲۴۔ آخری تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں ۳۹
- ۲۵۔ سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار ۴۵
- ۲۶۔ نماز استخارہ کی دعا ۵۰
- ۲۷۔ صبح و شام کے اذکار ۵۲
- ۲۸۔ سونے کے وقت کے اذکار ۶۴
- ۲۹۔ رات کو کروٹ بدلتے وقت کی دعا ۷۳
- ۳۰۔ وحشت اور نیند میں گھبراہٹ کے وقت کی دعا ۷۴
- ۳۱۔ برا خواب آئے تو کیا کرے ۷۴
- ۳۲۔ قنوت و ترکی دعائیں ۷۵
- ۳۳۔ نماز وتر سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعا ۷۸
- ۳۴۔ فکر مندگی اور حزن و ملال کے وقت کی دعائیں ۷۸

- ۳۵۔ بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعائیں ۷۹
- ۳۶۔ دشمن اور صاحب سلطنت سے ملتے وقت کی دعائیں ۸۱
- ۳۷۔ بادشاہ کے ظلم سے ڈرنے والے کی دعائیں ۸۲
- ۳۸۔ دشمن پر بد دعا ۸۴
- ۳۹۔ لوگوں سے ڈرے تو یہ دعا مانگئے ۸۴
- ۴۰۔ جسے ایمان میں وسوسہ لاحق ہو جائے اس کے لیے دعائیں ۸۴
- ۴۱۔ قرض کی ادائیگی کی دعا ۸۵
- ۴۲۔ قرآن اور نماز میں وسوسے سے بچنے کی دعا ۸۶
- ۴۳۔ مشکل کام کی آسانی کے لیے دعا ۸۶
- ۴۴۔ گناہ کر بیٹھے تو کیا کہے اور کیا کرے؟ ۸۷
- ۴۵۔ شیطان اور اس کے وسوسوں کو دور کرنے کی دعا ۸۷
- ۴۶۔ ناپسندیدہ واقعہ کے رونما ہونے اور مغلوب ہو جانے کے وقت کی دعا ۸۸
- ۴۷۔ جس کے یہاں نومولود کی ولادت ہوئی ہو اس کو مبارکبادی اور اس کا جواب ۸۹
- ۴۸۔ بچوں کو کن الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیا جائے ۹۰
- ۴۹۔ بیمار پر سی کے وقت مریض کے لیے دعائیں ۹۰
- ۵۰۔ بیمار پر سی کی فضیلت ۹۱
- ۵۱۔ زندگی سے ناامید مریض کی دعائیں ۹۲
- ۵۲۔ قریب الموت کو تلقین ۹۳
- ۵۳۔ مبتلائے مصیبت کی دعا ۹۳

- ۵۴- میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا..... ۹۳
- ۵۵- میت کے لیے نمازِ جنازہ کے دوران کی دعائیں..... ۹۴
- ۵۶- بچے کی نمازِ جنازہ کی دعائیں..... ۹۷
- ۵۷- تعزیت کی دعائیں..... ۹۸
- ۵۸- میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا..... ۹۹
- ۵۹- میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا..... ۹۹
- ۶۰- زیارتِ قبور کی دعا..... ۱۰۰
- ۶۱- آندھی کی دعائیں..... ۱۰۰
- ۶۲- بادل گر بنے کے وقت کی دعا..... ۱۰۱
- ۶۳- بارش طلب کرنے کی چند دعائیں..... ۱۰۲
- ۶۴- بارش نازل ہوتے وقت کی دعا..... ۱۰۳
- ۶۵- بارش نازل ہونے کے بعد کی دعا..... ۱۰۳
- ۶۶- مطلع صاف ہونے کے لیے دعا..... ۱۰۳
- ۶۷- چاند دیکھنے کی دعا..... ۱۰۴
- ۶۸- افطار کے وقت کی دعائیں..... ۱۰۴
- ۶۹- کھانا کھانے سے پہلے کی دعا..... ۱۰۵
- ۷۰- کھانے سے فراغت کے بعد کی دعائیں..... ۱۰۶
- ۷۱- میزبان کے حق میں مہمان کی دعا..... ۱۰۶
- ۷۲- کھانا پانی طلب کرنے کے لئے بطور تعریض دعا دینا..... ۱۰۷

- ۷۳۔ کسی کے ہاں افطاری کرنے کے وقت کی دعا ۱۰۷
- ۷۴۔ روزہ دار کی دعا کہ جب کھانا حاضر ہو اور روزہ دار کھانا تناول نہ کرے ۱۰۷
- ۷۵۔ روزے دار کو کوئی گالی دے تو کیا کہے؟ ۱۰۸
- ۷۶۔ پہلا پھل دیکھنے کے وقت کی دعا ۱۰۸
- ۷۷۔ چھینک کی دعا ۱۰۹
- ۷۸۔ اگر کافر چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو کیا کہا جائے ۱۰۹
- ۷۹۔ شادی کرنے والے کے لیے دعا ۱۰۹
- ۸۰۔ شادی کرنے اور سواری خریدنے والے کی دعا ۱۱۰
- ۸۱۔ بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دعا ۱۱۱
- ۸۲۔ غصہ کے وقت کی دعا ۱۱۱
- ۸۳۔ مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا ۱۱۱
- ۸۴۔ دورانِ مجلس کی دعا ۱۱۲
- ۸۵۔ مجلس کا کفارہ ۱۱۲
- ۸۶۔ اس شخص کے لئے دعا جو یہ کہے اللہ آپ کی مغفرت فرمائے ۱۱۳
- ۸۷۔ حسن سلوک کرنے والے کے لیے دعا ۱۱۳
- ۸۸۔ وہ اذکار جن کے اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دجال سے محفوظ رکھے گا ۱۱۳
- ۸۹۔ مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے، کہنے والے کو دعا ۱۱۴
- ۹۰۔ اس شخص کے حق میں دعا جو آپ کے سامنے اپنا مال پیش کرے ۱۱۴
- ۹۱۔ قرض کی ادائیگی کے وقت قرض دینے والے کے لیے دعا ۱۱۴

- ۹۲- شرک سے خوف کی دعا ۱۱۵
- ۹۳- برکت کی دعا دینے والے کے حق میں دعا ۱۱۵
- ۹۴- بدشگونئی سے ناپسندیدگی کی دعا ۱۱۶
- ۹۵- سواری پر بیٹھنے کی دعا ۱۱۶
- ۹۶- سفر کی دعا ۱۱۷
- ۹۷- کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا ۱۱۸
- ۹۸- بازار میں داخل ہونے کی دعا ۱۱۹
- ۹۹- سواری پھسلنے کے وقت کی دعا ۱۲۰
- ۱۰۰- مقیم کے حق میں مسافر کی دعا ۱۲۰
- ۱۰۱- مسافر کے حق میں مقیم کی دعائیں ۱۲۰
- ۱۰۲- دورانِ سفر تسبیح و تکبیر ۱۲۱
- ۱۰۳- دورانِ سفر صبح کے وقت کی دعا ۱۲۱
- ۱۰۴- دورانِ سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا ۱۲۲
- ۱۰۵- سفر سے واپسی کی دعا ۱۲۲
- ۱۰۶- خوشخبری یا ناپسندیدہ بات سننے والا کیا کہے؟ ۱۲۳
- ۱۰۷- رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت ۱۲۴
- ۱۰۸- سلام کو پھیلانا ۱۲۵
- ۱۰۹- کافر کے سلام کا جواب ۱۲۶
- ۱۱۰- مرغ کے بولنے اور گدھے کے ریننے کے وقت کی دعا ۱۲۷

- ۱۱۱۔ رات کو کتوں کے بھونکنے کے وقت کی دعا ۱۲۷
- ۱۱۲۔ ایسے شخص کے لیے دعا جسے تم نے گالی دی ہو ۱۲۸
- ۱۱۳۔ مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف میں کیا کہے؟ ۱۲۸
- ۱۱۴۔ جب مسلمان اپنی تعریف سنے تو کیا کہے؟ ۱۲۹
- ۱۱۵۔ حج یا عمرے کا احرام باندھنے والا لبیک کیسے کہے؟ ۱۲۹
- ۱۱۶۔ حجر اسود کے قریب جا کر اللہ اکبر کہنا ۱۳۰
- ۱۱۷۔ کن یمنی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا ۱۳۰
- ۱۱۸۔ صفا اور مروہ پر ٹھہرنے کے وقت کی دعا ۱۳۰
- ۱۱۹۔ یوم عرفہ کی دعا ۱۳۲
- ۱۲۰۔ مشعر حرام کے پاس ذکر ۱۳۲
- ۱۲۱۔ رمی بھرات کے وقت ہر نکتہ کی کے ساتھ تکبیر کہنا ۱۳۳
- ۱۲۲۔ تعجب اور خوشی کے وقت کی دعائیں ۱۳۳
- ۱۲۳۔ خوشخبری ملنے پر کیا کرے ۱۳۴
- ۱۲۴۔ جسم میں تکلیف محسوس ہو تو کیا کرے اور کیا کہے؟ ۱۳۴
- ۱۲۵۔ خود اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کہے؟ ۱۳۴
- ۱۲۶۔ گھبراہٹ کے وقت کیا کہا جائے؟ ۱۳۵
- ۱۲۷۔ عام جانور یا اونٹ ذبح کرتے وقت کیا کہے؟ ۱۳۵
- ۱۲۸۔ سرکش شیطانوں کے مکر و فریب سے بچنے کی دعا ۱۳۶
- ۱۲۹۔ توبہ و استغفار ۱۳۷

۱۳۰۔ تسبیح، حمد و ثناء، لا الہ الا اللہ اور تکبیر کی فضیلت ۱۳۸

۱۳۱۔ نبی کریم ﷺ تسبیح کیسے پڑھتے تھے؟ ۱۴۴

۱۳۲۔ نوع بہ نوع خیر اور جامع آداب ۱۴۴





رسالة الحجامة

حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے
مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں

